



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کاروائی

اجلاس منعقدہ ۸ مئی ۱۹۹۸ء مطابق ۱۱ محرم الحرام ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعہ المبارک

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۵	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱۔
۶	وقفہء سوالات	۲۔
۲۸	رخصت کی درخواستیں	۳۔
۲۹	قراردادیں	۴۔
۳۰	۱۔ قرارداد نمبر ۳ عبدالکریم نوشیروانی (عبدالرحیم خان نے پیش کی) ترمیم کے ساتھ	
۳۸	۲۔ قرارداد نمبر ۵۱ منجانب عبدالکریم نوشیروانی (عبدالرحیم مندوخیل نے پیش کی) منظور	
۵۱	۳۔ قرارداد نمبر ۵۲ منجانب میر جان محمد خان جمالی	

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

موریہ ۸ مئی ۱۹۹۸ء مطابق ۱۱ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ

بدروز جمعہ المبارک بدقت دس بج کر پینتالیس منٹ قبل دوپہر

زیر صدارت

جناب میر عبد البقار اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا

جناب اسپیکر: السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبد المتین اخوندزادہ

الرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
 عِشْبَانٌ ۝ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ وَالسَّمَاءُ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝ اَلَّا
 تَطْعُوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ وَاَقِيْمُوْا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَاِلَّا تُخْبِرُوْا ۝ الْمِيزَانَ ۝

ترجمہ - رحمن (اللہ تعالیٰ) ہی نے (اپنے بندوں کو) قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اسی
 (اللہ) نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند (طلوع اور غروب ہونے
 کے لئے) اللہ کے قانون کے مطابق) ایک حساب کے پابند ہیں اور تارے اور درخت
 سب (اللہ ہی کے آگے) سجدہ ریز ہیں۔ آسمانوں کو اسی نے بلند کیا اور (دنیا میں عدل و
 انصاف کے لئے) اسی نے میزان (ترازو) قائم کر دی تاکہ تم تولنے میں گڑبڑ نہ کرو انصاف
 کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ واما علينا الابلاغ۔ (سورۃ

جناب اسپیکر: جزاک اللہ

جناب اسپیکر : وقفہ سوالات سوال نمبر ۲۸۷ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے دریافت فرمائیں

۲۸۷X میر عبدالکریم نوشیروانی بتوسط عبدالرحیم خان مندوخیل :

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ محکمہ کے زیر انتظام اس وقت صوبہ میں کل کتنے پراجیکٹس کام کر رہے ہیں نیز ان پراجیکٹس میں ملکی اور غیر ملکی افراد کے ناموں کی سمعہ ولدیت اور ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں

جناب اسپیکر : اگلا سوال

۳۲۶X میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۹۶ء تا دسمبر ۱۹۹۷ء ک پیدوارن صوبہ میں کل کس قدر منشیات پکڑی گئی ہے ایجنسی وار تفصیل دی جائے؟

سردار محمد اختر مینگل وزیر اعلیٰ / وزیر داخلہ : جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے

جناب اسپیکر : اگلا سوال

۷۹X ۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل :

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ یکم جنوری ۱۹۹۶ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۷ء کے دوران قتل، اقدام قتل، ڈکیتی، اغواء، اغواء برائے تاوان گاڑی، موٹر سائیکل چھینے، چوری، سرکہ اور دیگر نوعیت کے جرائم کی علیحدہ علیحدہ ماہانہ تعداد نیز ان جرائم میں ملوث افراد کی گرفتاری، مال مسروقت و برآمدگی، طرمان کی نامزدگی اور ان جرائم میں اشتہاری قرار دیئے جانے والے افراد کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

سردار محمد اختر مینگل وزیر اعلیٰ / وزیر داخلہ : جواب ضمنی ہے لہذا اسپیکر
لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر : کوئی ضمنی سوال ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب ہم کریم صاحب کے سوالات پر بھی ضمنی سوال نہیں کر سکتے ہیں اسکے لئے یا تو ہمیں موقعہ دیا جائے اور اپنے سوالات پر بھی ضمنی سوال نہیں کر سکتا جب گھنٹی بج رہی تھی تو اس وقت مجھے جواب ملا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل قائد ایوان : ہم نے اس کا جواب پہلے دیا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : حکومت کی طرف سے بے شک جواب آپ نے دیا ہو لیکن ہاؤس میں یہاں یہ ذکر ہے کہ لاہوری میں ہے یہ جواب ابھی آیا ہے۔

جناب اسپیکر : آپ مجھ سے بھی بہتر جانتے ہیں عبدالرحیم خان صاحب ہمیشہ سوالات کے جوابات ہاؤس میں ہی ٹیبل ہوتے ہیں اگر دیکھنا ہے اور پوچھنا ہے اس پر مزید سوالات ہو سکتے ہیں ایسی بات نہیں ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ پیادہ سوال تھا اور اس کے ضمنی سوال اہم تھے اس کا جواب ہمیں لیٹ ملا ہے۔

جناب اسپیکر: جواب لیٹ نہیں ملا۔ اب سیکریٹری صاحب مجھے ارشاد فرما رہے ہیں کہ پانچ تاریخ کو یہ جوابات بھیجوائے گئے تھے

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب بالکل نہیں۔ میں پینل کو ذرا بھی لائبریری میں دیکھ رہا تھا اور میرا ساتھی جو اس کے لئے مقرر ہے وہ ابھی گیا اور لے آیا میں پینل کو ڈیکھ رہا تھا رابزنی اور ڈیپٹی کی تعریفیں دیکھ رہا تھا لائبریری سے آپ پوچھ سکتے ہیں جو بالکل نہیں ملا ہے۔

جناب اسپیکر: جیسے اب سیکریٹری صاحب نے کہا ہے اس کا جواب آپ کو ارسال کیا جا چکا ہے کہتے ہیں آپ کے فرزند لے گئے۔

سردار محمد اختر مینگل قائد ایوان: جناب جب پانچ تاریخ کو اجلاس ختم ہوا تھا تو ہمارے معزز ممبر واک آؤٹ گئے تھے اسی دوران یہ ٹیبل کر دیا گیا تھا

عبدالرحیم خان مندوخیل: جب ہم واک آؤٹ کر گئے تھے تو یہ سوال ٹیبل پر نہیں تھے یہ تو ایسے ہی وزیر اعلیٰ صاحب فرما رہے ہیں

جناب اسپیکر: آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں جو ضمنی سوال ہو تو وہ کریں ہمارے سیکریٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ ایجنڈا بھیج دیا گیا تھا

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اگر آپ یہ کہتے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں سیکشن ۵۰ کے تحت اس پر بحث مقرر کریں اردو میں یہاں سے رکوئسٹ کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ اس کے لئے تحریری طور پر لکھ کر دے دیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب رول ۵۰ کے تحت اس پر دو دن کی عٹ رکھ

دیں میں اس کے لئے ابھی آپ کو لکھ دیتا ہوں

جناب اسپیکر: آپ لکھ دیں دیکھ لیں گے

عبدالرحیم خان مندوخیل: بس میں ابھی لکھ رہا ہوں اور رکوئسٹ کر رہا ہوں اور

تحریری طور پر رکوئسٹ کر رہا ہوں

جناب اسپیکر: میری رونگ یہ ہوگی کہ آپ جب سیکریٹریٹ کو لکھ دیں گے سیکریٹریٹ

اس کو پراسس کرتا ہے پراسس کرنے کے بعد یہ ہاؤس میں ٹیبل ہوگا منظور ہوگی اس کے بعد

اس پر عٹ ہوگی اس لئے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس کو دیکھیں جو بات آپ کے

سامنے ہیں آپ بے شک لائیے قواعد کے مطابق لائیں جیسے آپ کہیں گے کریں گے

جناب اسپیکر: جمالی صاحب

میر جان محمد جمالی: جناب اسپیکر مسئلے کا حل تو بہت امپر و منت ہے آپ کے دور میں

زیرو آور بھی آگیا ہے وہ زمانے چلے گئے زیرو آور کی جائے جو بات کوئی اور دے دیتا تھا زیرو آور کی

وجہ سے وزیر اعلیٰ روزانہ الٹ ہوتے ہیں اور محترم ممبر دیکھ لیں دوبارہ اس کے لئے آئیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب میں اس کے متعلق یہ کہتا ہوں کہ یہ سوال میں

نے دسمبر کے اختتام میں ارسال کیا تھا لیکن لکھ مکئی ہے اور جب ہم سوال کرتے ہیں تو اس میں

کئی مینے درمیان میں آجاتے ہیں یہ جو سوالات ہم نے کئے ہیں اور یہ سیشن زیادہ سے زیادہ ہفتہ چلا

اس میں کتنے دن کام ہو اور ان سوالات کے لئے ہمیں دوبارہ نیا نوٹس دینا پڑے گا اور دوسرے

اجلاس میں ہو گا اور دسمبر کا مکئی میں جواب مل رہا ہے میں رکوئسٹ کروں گا کہ سیکشن ۵۰ کے تحت

آپ عٹ مقرر کریں

جناب اسپیکر: آپ سیکشن ۵۰ کے تحت نوٹس دیں گے وہ دفتر میں پراسس کیا جائے گا آپ کو مطلع کیا جائے گا۔ حکومت اس کو اپوز کرے گی یا حمایت کرے گی اس کے بعد ڈسکشن ہوگی قواعد تو یہ کہتے ہیں میں خان صاحب آپ کو کیا کہوں آپ ان تمام مراحل سے گزر کر آئے ہیں اور مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں سینٹ میں آپ رہے ہیں

جناب اسپیکر: آپ کی کیا رائے ہے وزیر اعلیٰ صاحب

سر دار محمد اختر مینگل قائد ایوان: جناب میں اس تحریک کو اپوز کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ ہر ممبر یہ کہے کہ اس کو ڈفیر کر دیا جائے اور ہر سوال ڈفیر ہوتے رہے تو اس اجلاس کے تمام سوالات ڈفیر ہوتے رہیں گے

جناب اسپیکر: یہ ڈفیر نہیں ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس سوال کو یا تو ڈفیر کر کے کل کے لئے رکھیں یا قاعدہ ۵۰ کے تحت اس پر دو دن کی بحث رکھیں۔

جناب اسپیکر: صحیح ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں یہ تو ڈفیر نہیں ہے۔ جناب والا میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یا تو اس کو کل کے لئے اس کو رکھیں بڑے یعنی اس پہ study کر کے اس پہ سوال کریں اور یا جو ہے جاپ ۵۰ کے تحت کیونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس کے تحت آپ اس پر discussion رکھیں بس ان دو میں سے

جناب اسپیکر: مندوخیل صاحب آپ کا ہاؤس یہاں کی روایات اور قواعد کے مطابق چلتا ہے خان صاحب ارو اس کو اگر ہم Neglect کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ ہاؤس شاید ہم نہ چلا سکیں جس طرح چلنا چاہئے اس کے اپنے قواعد ہیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اس پہ آپ میری

بات سے اتفاق کیجئے گا اس پہ اگر آپ نے کچھ بات کرنی ہو اگر آپ نے لانا بھی ہو Motion بے شک لائیے گا آپ کو بالکل اختیار ہے ۵۰ کے تحت آپ لائیے اس کو دیکھا جائے گا اس پہ بالکل بحث ہوگی کیوں نہیں ہوگی اگر حکومت چاہے تو پاس ہوگی اس میں مہربانی کر کے عبدالرحیم خان پڑھا ہو تصور کیا جائے اور آگے چلئے

عبدالرحیم خان مندوخیل : توجنا بوالا پھر میں ضمنی سوال کروں گا

جناب اسپیکر : جی ہاں ضمنی سوال کیجئے گا

عبدالرحیم خان مندوخیل : ٹھیک ہے یعنی وہ مجبوری ہے یعنی آپ

عبدالرحیم خان مندوخیل : with due respect آپ نے تو ایجنڈا پہ ایک

تحریک التوا تھی آپ نے ختم کیا آپ کے پاس تو زور ہے ہم اس پہ بات ہی نہیں کرتے ہیں

جناب اسپیکر : یہاں اگر آپ بیٹھے ہوئے ہوتے تو آپ یہی کرتے جو می کر رہا ہوں آپ

یہاں سے

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں کرتا کبھی نہیں کرتا۔ یہ کام کبھی نہیں کرتا

جناب اسپیکر : تو اسے ڈفیر کرتے

عبدالرحیم خان مندوخیل : پرسوں والے کا تو میں With due respect

جناب اسپیکر : اس پہ بحث ہو چکی ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : تو اس پہ میرا سوال یہ ہے کہ کراٹم دیکھیں اپنے جو وہ

ڈفیر کیا ہے اس میں آئینم ۱۶-۱۷-۱۸-۱۹ آپ ذرا چیک کریں یعنی ان کے مجموعی کرائمنز کا

خواہ وہ قتل ہیں دوسرے ہیں تیسرے ہیں وہ سب کرائمز کا مجموعی طور پر یعنی Increase ہوا ہے۔ کیسے موٹرو ہیکلز سٹیٹنگ جو ہے آپ کے پولیس ایریا میں ۱۹۹۶ء میں ۲۰ ہے میرے خیال میں آئیٹم ۱۶ پہ موٹرو ہیکل سٹیٹنگ بیس ہے اور ۱۹۹۷ء میں ۵۱ ہے موٹرو ہیکل سٹیٹنگ یعنی آپ کی انتظامیہ آپ کے لاء اینڈ آرڈر کی فورسز خواہ وہ پولیس ایریا والے ہیں خواہ وہ لیویز ایریا والے ہیں اس وقت میں پولیس ایریا کی بات کر رہا ہوں یہ بیس سے اکیاون تک جمپ لگایا موٹرو سٹیٹنگ کا یعنی بہ زور سامنے اس پہ حملہ کرنا رو موت کی دھمکی دینا اتنے مجرم منظم ہو گئے ہیں تو کیا یہاں کے پولیس کی یہ ناکامی نہیں ہے

جناب اسپیکر: یعنی کرائمز کیوں ہو رہے ہیں اور Snatching

عبدالرحیم خان مندوخیل: بہت زیادہ یعنی آپ نے آپ کی کارکردگی کیا یہ صفر تک نہیں پہنچی ہے۔ اسی طرح آپ نیچے بھی دیکھیں ۷ موٹرو ہیکل Theft آپ موٹرو سائیکل سٹیٹنگ اور موٹرو سائیکل Theft یہ آپ سمجھیں تمام جرائم کو ایک انڈیکسز کے طور پہ دیکھیں آپ کہتے ہیں کہ ہم نے امن و امان قائم کیا ہے اور ہم اس میں کامیاب رہے ہیں لیکن یہاں آپ دیکھیں اتنے زیادہ پر سٹیج کا جرائم کا اور ان جرائم کا جو کہ بالکل سامنے حملہ کر کے گاڑی چھیننا تو یہ آپ کی ناکامی ہے اس کے لئے آپ انتظام کریں

جناب اسپیکر: آپ سوال فرمائیے ناں جی؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال میرا یہ ہے کہ یہ آپ کی ناکامی ہے کیا آپ اس کو یعنی آپ کی کارکردگی With due respect بالکل صفر رہی ہے

جناب اسپیکر: نہیں آپ یہ کہہ سکتے ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں میں سوال پہ آ رہا ہوں جناب

جناب اسپیکر: جی جی سوال کیجئے

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاں سوال میرا یہ ہے کہ اس کے بارے میں آپ مستقبل کے لئے کیا ہمیں یعنی وہ دے سکتے ہیں

جناب اسپیکر: انسداد کے لئے کیا کچھ کر رہے ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: یقین دہانی کیا کر سکتے ہیں کہ کیا آئندہ اتنے پیریزڈ میں آپ اتنے جرائم کو مجموعی جرائم کو کم کر سکیں گے

جناب اسپیکر: جناب انسداد کے لئے کیا کچھ اقدامات کئے جا رہے ہیں جی؟ یہ جو جرائم بڑھ رہے ہیں

سردار محمد اختر مینگل قائد ایوان: جناب اسپیکر رحیم مندوخیل صاحب کا جو سوال ہے کہ اس کے لئے ہم نے کیا اقدامات کئے ہیں ہمارے آئینل ممبر نے مثال دیئے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ان کرائمز میں اضافہ ہے Car Snatching میں مگر جہاں پر حکومت کی کارکردگی ہے میں ان سے وہ گزارش کروں گا کہ ان پر بھ ذرا نظر ڈالیں آپ آئیٹم نمبر ۱۹ میں دیکھیں آپ اور ۱۶۰ سے کمپیز کریں تو ۱۳۱ پھر آگیا ہے ۱۹۹۷ء اور ۱۹۹۶ء کے مقابلے میں۔

جناب اسپیکر: Increase ہوگا ہے

قائد ایوان: جی ہاں اور اسی حوالے سے قبل ۲۳۴ تھا اس سال جو ہے ۲۳۳ ہے ایک کم ہوا ہے یہ نہیں کہوں گا کہ اس میں کارکردگی بہتر ہے بالکل قدرے ۱۹۹۶ء سے بہتر ہے آپ کا Attempt to Murder اس سال ۲۹۵ تھا ۱۹۹۶ء میں ۳۱۸ تھا کہیں پر اگر کارکردگی صحیح

نہیں ہے کہیں پر تو وہ کریڈٹ آپ تمل دیں اور اسی طرح دیکھا جائے جناب اسپیکر آپ کا آئیٹم
نمبر ۲۰ جو ۳۱۹ تھا موٹر سائیکل میٹ کا Other If I am not Sorry نہیں

Thefts including Thefts

عبدالرحیم خان مندوخیل : Including theft under 7282 and

Cycle

قائد ایوان : Sorry:

عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ آئیٹم Increase ہو ہے جناب یہ آئیٹم

قائد ایوان : جی جی

عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ آئیٹم Other Thefts

قائد ایوان : اس سال آپ کا ۳۸ تھا اور پچھلے سال ۴۳ تھا تو کوشش کی جا رہی ہے جناب

اسپیکر جو ریکوریاں اس سال ہوئی ہیں Car Theft کے حوالے سے جو گاڑیاں ہم نے ریکور
کئے ہیں موٹر سائیکل اس کو یڈ ڈسٹرکٹ سے صرف جو ہم نے ریکور کئے ہیں وہ آپ کے آج تک
گزشتہ حکومتوں میں کارکردگی کا اس میں میں وہ مثال نہیں دوں گا لیکن آج تک جو ریکوریاں موٹر
سائیکل اور گاڑیوں کی ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی ہے

جناب اسپیکر : شکر یہ جی جناب

ملک محمد سرور خان کا کروڑی مال : جناب اسپیکر آپ کے توسط سے میں جناب

وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اتنے جو کرانٹمنٹ ہو رہے ہیں ہمارے صوبہ میں اس کے
بیچھے کیا محرکات ہیں؟ ان محرکات کا صوباء حکومت کے ساتھ کیا صل ہے اور دوسری طرف یہ

مجھ مر یا ایک سوال ہے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ایسی بہت سی سیاسی پارٹیاں جو ان غلط کاموں میں یعنی سوشل اور اینٹی سوشل ایلیمنٹس ان کو سپورٹ کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں

جناب اسپیکر : ملک صاحب آپ نے سوال پہلے کر دیا ہے پہلے فقرے میں کہ کیا وجہ ہے کہ کرائم کیوں بڑھ گیا ہے

ملک محمد سرور خان کا کٹروزیر مال : دوسرا سوال میرا یہ بھی ہے کہ ایسے بہت سے سیاسی عناصر سیاست دان سیاسی پارٹیاں جو لوگ کرائمز کرتے ہیں موثر سائیکل چھتے ہیں فائرنگ کرتے ہیں کلاشنکوف رکھتے ہیں ان کو Indirectly Support کرتے ہیں حکومت کے سطح پر

جناب اسپیکر : یہ تو آپ سینیمنٹ دے رہے ہیں

ملک محمد سرور خان کا کٹروزیر مال : اب میں آپ سے کہوں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب اس پہ ایک ڈیپٹ کرائمز اور ان تمام کرائمز کے مجرمان کا باقاعدہ ایک سروے کیا جائے کہ مجرمان کن کن پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں تاکہ عوام کو پتہ چلے کہ آیا یہ کون سے لوگ ہیں جو عوام کے دوٹ لے کر عوام کے ساتھ یہ ظلم کر رہے ہیں تو اس پہ کم از کم عوام کو معلوم ہونا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ آپ براہ کرم ان بے نقاب چہروں کو اب جو ہے ان کا آشکارا کریں اور لوگوں کو بتایا جائے کہ وہ کون سے عناصر ہیں ہو سکتا ہے کہ اس میں ہمارے لہجے سے اچھے اچھے لوگوں کے چہرے بھی سامنے آجائیں تو میں چاہتا ہوں کہ باقی عوام کو پتہ ہو ہم نے کبھی اس بات پر بحث نہیں کیا ہے کہ یہ کون سے لوگ ہیں اور کون سے ایلیمنٹس ہیں جو ان چیزوں کو سپورٹ کرتے ہیں

جناب اسپیکر : ملک صاحب شکر یہ آپ کا سوال تو میں میں یہاں پر ایک چھوٹی عرض کرنا چاہوں گا مختصر سی بات کرنا چاہوں گا سارے ہو گس کو پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ایک وزیر صاحب اپنی

حکومت سے پوچھ سکتے ہیں ایسے سوالات اس کا جواب میں وزیر اعلیٰ صاحب سے مانگوں گا
 سردار محمد اختر مینگل قائد ایوان: جناب اسپیکر صاحب میں خود حیران رہ گیا تھا تک صاحب کا میں
 یہی جواب دے رہا تھا کہ انہوں نے ایک منسٹر ہو کے سوال کیسے کر لیا مگر انہوں نے سوال نہیں
 کیا ہے ایک سینیٹمنٹ دیا ہے اور اس کا جواب بھی حالانکہ جو سینیٹمنٹ انہوں نے دی ہے اس کا جواب
 بھی ان کے اپنے ذہن میں ہے مگر وہ کھل کر باہر نہیں آ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: شکر یہ یہ ایک ضمنی سوال ہے جی

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اسی میں وزیر اعلیٰ صاحب نے جو جواب دیا وہ
 جو ہے خصوصی طور پر میں نے عرض کیا ۱۶ سے ۱۹ تک۔ خواہ یہ پولیس اریا کے ہیں اور پھر زیادہ
 لیویز اریا کے ہیں لیویز اریا کا بھی اس لسٹ میں دیکھیں گے ۱۹۹۶ء اور ۱۹۹۷ء کا بالکل In-
 crease ہیں جرائم اصل چیز جیہ ہے کہ مجرم بالکل منظم ہو گئے ہیں ذرا یہ وزیر صاحب کو بھی
 ٹھہرائیں جناب والا اس کے بارے میں ذرا عرض کروں گا۔ یہ جرائم جو ہیں یہ ذرا بھی تو کرائمز
 کے ہیڈ کوارڈ سیکرٹریٹ میں جناب والا یہاں سے جب ایڈکشن ہوتے ہیں فار ریڈسم دوسری
 چیزیں۔

مداخلت

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں یہ ہے وقفہ سوالات جس طرح کے آپ
 کے وزیر صاحب کو حق ہے ابھی تو جرائم کامرکز سیکرٹریٹ وزیر اعلیٰ ہاؤس اور گورنر ہاؤس کے
 ساتھ سیکرٹریٹ میں وزیر صاحب کو یہ ایک پلینیشن دینا چاہئے

جناب اسپیکر: سوال کریں نا جی آپ؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: میرا یہ سوال بتا ہے جناب اسپیکر

X ۴۲ میر ظہور حسین خان کھوسہ

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) کیا اوچ گیس کمپنی U.H.Q.G.D.C میں امریکن ٹھیکیداروں کو ڈیرہ اللہ یار میں رہنے کے لئے NOC دیا گیا ہے

ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت بلوچستان کے کس مجاز آفیسر کے زیر معاہدہ کن شرائط کی بنیاد پر ان ٹھیکیداروں کو ڈیرہ اللہ یار میں رہنے کی اجازت دی گئی ہے نیز امریکن کو دی گئی رہائشی سہولت سے وصول شدہ کرایہ اور ان پر آنے والے فرنیٹنگ اخراجات کی تفصیل بھی دی جائے اور ڈیرہ اللہ یار تا اوچ گیس کمپنی تک امریکنوں کے روزانہ آمد و رفت کے لئے حفاظتی اہتمام اگر کوئی ہو کی تفصیل بھی دی جائے

سردار محمد اختر مینگل وزیر اعلیٰ / وزیر داخلہ: جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا

گیا ہے یہ تو ایک بار میں وزیر اعلیٰ صاحب سے ان جرائم کا پوچھ رہا ہوں کہ یہ Increase ہوا ہے آپ کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں آپ نے اتنا بڑا ڈیپارٹمنٹ پولیس لیویز رکھا ہے آپ کو Decrease کرنا چاہئے تھا آپ ایکسپلینیشن دے رہے ہیں پچھلے سال ۲۳۳ تھے اور اس سال ۲۳۳ ہو گئے قتل یعنی قتل پچھلے سال ۱۹۹۶ء میں ۲۳۳ تھے قتل اس سال ۲۳۳ یعنی ہماری کامیاب ہے یعنی اتنا بڑا فوج جو آپ نے رکھا ہے پولیس لیویز کا میرا عرض یہ ہے کہ آپ وزیر اعلیٰ صاحب مرہابی کریں کہ یہ جدھر بھی ہے جو بھی آئٹم ہے اس میں آپ نے decrease نہیں کیا ہے بلکہ increase ہوا ہے امن و امان کے حوالے سے آپ کو اس بات کا اعتراف کرنا چاہئے کہ یہ ناکامی ہے گورنمنٹ کی

جناب اسپیکر: نہیں بات ہے مگر figures کی آپ Figures کی بات کریں

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں فیگرز دے دیتا ہوں

جناب اسپیکر : اعداد و شمار آپ کے سامنے ہے اس میں وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمادیا

عبدالرحیم خان مندوخیل : اعداد و شمار میں بتا رہا ہوں میں نے Snatching والے کیس آپ کو دیئے Organize براہ راست جرائم جو بالکل آدمی پر حملہ کر کے اس سے اس کی پر اپنی چھٹی جاتی ہے ان کا increase ہوا ہے لیڈ ایریا میں بھی اور پولیس ایریا میں بھی قتل ایسے ہیں اور ٹوٹل پھر آپ دیکھئے ٹوٹل ۱۹۹۷ء کے ۲۱۶۳ اور اس سے پہلے ۱۹۹۶ء، ۲۰۳۶ء میں جرائم ۲۰۳۶ اور ۱۹۹۷ء میں ۲۱۶۳ اس کے معنی یہ ہے کہ وہ جو جرائم تھے وہ تو بے وہ تو اب understood ہو گیا جیسے وہ منگائی والا جو ریٹ ایک بار بڑھ گیا پھر اس کو decease ہم نہیں کر سکتے اس کو ایک پوائنٹ بنا کر اس سے آگے بڑھ رہے ہیں یہ کامیابی تو آپ claim نہیں کر سکتیہ جو already جرائم ہے

جناب اسپیکر : آپ اسٹیٹمنٹ دے رہے ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل : میں اسٹیٹمنٹ کے آخر میں پوچھ رہا ہوں

جناب اسپیکر : آپ سوال کریں میں آپ کو اسٹیٹمنٹ کی اجازت نہیں دیتا ہوں

عبدالرحیم خان مندوخیل : میرا سوال ہے من وزیر اعلیٰ صاحب سے پوچھ رہا ہوں کہ کیا یہ کہ جو جرائم تھے ۱۶ء میں ان جرائم کو مکمل کر اس کے بعد increase بھی آپ کے وزارت داخلہ کی مثل ناکامی ہے کیا آپ یہ ناکامی frankly اس کا اعتراف نہیں کریں گے ابھی تک وہ چھ مہینے جو ابھی ختم ہو رہے ہیں اس کا ذکر ہم نے نہیں کیا ہے۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر آپ ہی مجھے یہ بتادیں یہ سوال بتاتا ہے یا میز ان چوک کی تقریر

جناب اسپیکر : سوال نہیں بتاتا وہ ایک اسٹیٹمنٹ دے رہا ہے دوسری بات میں جا یک عرض

کرنا چاہو نگہ ساری ہو گس سے کیونکہ میرا تعلق ماضی میں ایک ایسے محکمے سے رہا ہے ہوتا یوں نہیں جو آپ فرما رہے ہیں آپ یہ دیکھئے کہ کتنے جرائم ہوئے اور اسکے مخالف ان محکموں نے لیویز نے یا پولیس نے کتنے کیس برآمد کئے ہیں کتنے کیس انہوں نے اپنے صحیح کئے ہیں یہ دیکھنا پڑتا ہے۔ آپ کسی حکومت یا کسی محکمے کی کارکردگی اس کی ریکورڈ پر ہوتی ہے deduction پر ہوتی ہے کتنے انہوں workable cases کتنے کامیاب کرائے ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ تو نہیں آپ ریکارڈ دیکھ سکتے ہیں اس لئے میں کہہ رہا تھا اس میں کوئی ریکورڈ نہیں ہیں بہت کم ریکوری بہت کم اریٹ ہے وہ بھی ایسا ہے وہ ریکارڈ بھی ایسا ہے اس لئے میں تو کہہ رہا تھا کہ موقع دیجئے

جناب اسپیکر: چلئے آگے سوال کیئے

عبدالرحیم خان مندوخیل: اگلا سوال تو جناب والا یعنی اس کے بارے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمیں یہ یقین دہانی کرانی ہے کہ وزارت داخلہ نے یہاں امن و امان کے حوالے سے جتنا فوج رکھا ہے اس پر خرچہ کیا ہے وہ کم از کم اپنے برادر امن و امان کے وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمیں یہاں یقین دہانی ہم رکوسٹ کریں گے کہ ان یقین دہانی کریں

جناب اسپیکر: نہیں وہ توجہ آپ اس پر بحث کریں گے ۸ غنی امن و امان کے مسئلے پر یقین دہانی دلوائیں گے آپ کو ضرور

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں تو ابھی رکوسٹ کروں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں

جناب اسپیکر: فرمادیجئے کچھ جناب تاکہ خان صاحب

قائد ایوان: جناب اسپیکر اب جن صاحب بہت پرانے پارلیمنٹریں رہ چکے ہیں رولز کے

حوالے سے آپ کو بھی معلوم ہے کہ سوالات کے وقت نہ کوئی اسٹینٹ دیا جاتا ہے نہ ہی اس وقت ہم ان کو assurance دے سکتے ہیں وہ سوال کرتے ہم written میں جواب دیتے ہیں ضمنی سوال پر اگر ان کا سوال بنتا ہے اس کے جواب دینے کے لئے تیار ہے چونکہ خان صاحب نے اپنے سوالات سے پہلے کہا تھا کہ ٹائم نہیں ملا ہے سوالوں کو سٹیڈی کرنے کے لئے جب ان کو سٹیڈی کرنے کا ٹائم نہ ملا اب سوال بن ہی نہ رہا ہوں وہ لگا رہے ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ تو بغیر سٹیڈی کے سوال بنتا ہے یہ تو کلیئر ہے یہ تو ایسا ہے جب آپ بالکل ایسے جس کو ban کہتے ہیں جناب والا ٹیبل دیکھے اس میں جرائم کا in-crease ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال

X ۳۹۱ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) محکمہ جنگلات اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے پاس صحیح اور خراب حالت میں کل کس قدر ڈگریڈ / بلڈوزر / بگ مشین موجود ہیں نیز خراب مشینوں کی تعداد مدت خرابی صحیح اور خراب مشینوں کی جائے ایستادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل دی کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۵۷ء تا ۱۹۹۷ء کے دوران مندرجہ بالا ڈگریڈر / بلڈوزر / ٹریکٹر / رگ اور دیگر مشینوں نے کتنا ہلک / نجی شعبہ میں ماہانہ کس قدر گھنٹے کام کیا ہے ضلع وار تفصیل دی جائے؟
(ج) جزوب میں مذکور مدت کے دوران مذکورہ مشین کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد ایکڑ / کلو میٹر / فٹ / مکعب فٹ اور رقم وغیرہ کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

مولانا امیر زمان وزیر جنگلات :

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ جنگلات اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے پاس اس وقت کوئی بھی گریڈر / بلڈوزر / رگ مشین موجود نہیں ہے

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۵ ستمبر ۱۹۹۷ء گریڈر / بلڈوزر / ٹریکٹر / رگ اور دیگر مشینوں نے پبلک / نجی شعبہ میں کوئی کام نہیں کیا۔

(ج) جزوب یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۵ ستمبر ۱۹۹۷ء کوئی کام نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر : جواب پڑھا فوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال کسی نے کرنا ہو کوئی نہیں مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

عبدالرحیم خان مندوخیل : ضمنی سوال تو میرا ہے جناب والا کوئی ہے نہیں جواب دے۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر : جناب اسپیکر یہ سوال اس دن بھی ڈفیئر ہوا کہ وزیر جنگلات صاحب یہاں تشریف فرما نہیں تھے تو ہم نے کہا تھا کہ خان صاحب کی اس پر ضمنی سوال ہے لہذا اس کو ڈفیئر کیا جائے آج بھی میرے خیال میں اس کا کوئی آدمی ہمارے وہ ہسپتال گیا ہوا ہے تو میں یہی گزارش کرونگا کہ اگر کل کے اجلاس میں رکھ دیں شاید وہ آجائے۔

جناب اسپیکر : خان صاحب ٹھیک ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : ٹھیک ہے لیکن اس میں جناب والا

جناب اسپیکر : یہ پہلے بھی موخر ہوا ہے ایک مرتبہ

عبدالرحیم خان مندوخیل : موخر ہو چکا ہے صحیح ہے میں اس کے لئے متفق ہوں

لیکن اس سوال میں آپ نے یعنی جو اسمبلی سیکرٹریٹ ہے اس میں بھی جو سوال میں نے دیا جو آپ نے بھیجا ہے اس میں یہاں سوال میں ٹریکٹر کا ذکر نہیں ہے میں نے سوال کیا تھا کہ کتنے گریڈر بلڈوزر، رگ، ٹریکٹر، رگ مشین و دیگر وہاں اور پینل میرا سوال دیکھے اس میں ٹریکٹر کا ذکر ہے یا نہیں

جناب اسپیکر: میں دیکھ لوں گا آپ اپنے سوال کے جز (ب) میں پڑھے گا

عبدالرحیم خان مندوخیل: جب میں تو ہے لیکن آپ کو معلوم ہے منسٹر صاحبان

جناب اسپیکر: میں اس کا اصل دیکھ لوں گا اور اس کو بھی دیکھ لوں گا it is htherefore

deffered for tomorrow سوال میرا عبدالکریم نوشیروانی

۴۲۱X میرا عبدالکریم نوشیروانی: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ کرم مطلع فرمائیں

گے کہ صوبہ میں فیملی ویلفیئر سنٹرز کی کل تعداد کس قدر ہے ضلع وار تفصیل دی جائے؟

بسم اللہ خان کا کرؤ وزیر بہبود آبادی: صوبہ بلوچستان میں فیملی ویلفیئر سنٹرز کی کل

تعداد ۶۰ ہے جس کی ضلع وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

فیملی ویلفیئر سینٹر	پرگرام ضلع	انتظامی ضلع	نمبر شمار
۱۔ طوخی روڈ	کوئٹہ	کوئٹہ	

۲۔ عالمدار روڈ

۳۔ قلعہ کانسی

۴۔ میکانگی روڈ

۵۔ جوائنٹ روڈ

۶۔ منوجان روڈ

۷۔ کلی عالمو

۸۔ کلی احمد خانزئی

۹۔ کلی کچی بیک

۱۔ پشین

۲۔ خانوزئی

۳۔ پیکل زئی

۴۔ منزکی

۵۔ یوستان

۱۔ زیارت

۲۔ کچھ

۳۔ کواس

۱۔ چمن

۱۔ نوشکی

۲۔ دالبندین

۱۔ خاران

۱۔ سی

۲۔ اللہ آباد

۳۔ لونی

۴۔ تلی

۵۔ ہرنائی

۱۔ ڈھاڈر

۲۔ مچ

۳۔ بھاگ

پشین

۳۔ زیارت

۴۔ قلعہ عبداللہ

۵۔ چاغی

۶۔ خاران

۶۔ سی

۸۔ یولان

پشین

چاغی

سی

۳۔ لڑی		
۵۔ تختیار آباد		
۶۔ خیر واہ		
۱۔ ڈیرہ مراد جمالی	۹۔ نصیر آباد	۵۔ نصیر آباد
۱۔ ڈیرہ بچہ ٹی	۱۰۔ ڈیرہ بچہ ٹی	
۱۔ ڈیرہ	۱۱۔ جعفر آباد	۶۔ جعفر آباد
۲۔ اوس		
۳۔ مانجن پور		
۱۔ قلات	۱۲۔ قلات	۷۔ قلات
۲۔ سوراب		
۱۔ مستونگ	۱۳۔ مستونگ	
۱۔ خضدار	۱۴۔ خضدار	۸۔ خضدار
۱۔ بیلہ	۱۵۔ بیلہ	
۲۔ او تھل		
۱۔ تربت	۱۶۔ تربت	۹۔ تربت
۱۔ پسنی	۱۷۔ گوادر	
۱۔ پنجگور	۱۸۔ پنجگور	۱۰۔ پنجگور
۱۔ ژوب	۱۹۔ ژوب	۱۱۔ ژوب
۱۔ قلعہ سیف اللہ	۲۰۔ قلعہ سیف اللہ	
۲۔ مسلم باغ		
۱۔ لور الائی	۲۱۔ لور الائی	۱۲۔ لور الائی
۲۔ لور الائی		

۳۔ بخاری

۴۔ دی

۵۔ کلی ناصران

۶۔ مینتر

۱۔ بار کھان

۲۲۔ بار کھان

بار کھان

۱۳۔

۲۔ رڑکنی

۳۔ رکھنی

۴۔ ہارکوٹ

۱۔ کوبلو

۲۳۔ کوبلو

جناب اسپیکر : نہیں سوال یہ ہے کہ بلوچستان میں فیملی ویلفیئر سینٹر کتنے ہیں بس اتنی بات ہے اور کہاں کہاں ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں نہیں اس میں سوال کا دوسرا جزویہ ہے کہ ضلع وار تفصیل کیا ہے ضلع وار تفصیل تو میں نہیں سمجھ رہا ہوں اس پر میں سوال کروں گا کون سے کی حد تک تو ٹھیک ہے کوئی نوے پشین پھر پانچ ہے زیارت بھی ذرا ٹھیک ہو گیا چاغی میں اور سبھی چار پھر بھی سات

جناب اسپیکر : پانچ ہے سب میں

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں نہیں وہ سات کیوں لکھا ہوا ہے

جناب اسپیکر : یہ نمبر وار آرہا ہے ایک دو تین چار پانچ چھ سات وہ سیریل نمبر آرہا ہے وہ

سیریل نمبر آرہا ہے بھائی نہیں میں بتا رہا ہوں وہ سیریل نمبر آرہا ہے جی

بسم اللہ خان کا کٹرزیر: یہ سیریل نمبر ہے ضلعوں کا ایک دو تین اور پانچ یہ سیریل نمبر

ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ پہلا والا کیا ہے پروگرام ضلع جناب والا with due respect ایک کوئی کا نہیں نمبر شمار کا کالم ٹھیک آرہا ہے پروگرام ضلع کا کالم انتظامی ضلع اب اس کو آپ ذرا دیکھئے ایک جگہ بھی نمبر چار پھر بھی سات کیا بات ہے اور سامنے بھی میں کل پانچ ہے تو وہاں چار پھر سات اور ہے پانچ اچھا پھر بولان تو ٹھیک ہے یہ پھر نصیر آباد پانچ نصیر آباد تو یہ کیا بات ہے تو یہ کہیں کہ پھر آپ اس کو ٹھیک کریں اس کو تو کوئی نہیں سمجھ سکتا جعفر آباد چھ جعفر آباد گیارہ قلات سات قلات بارہ ہے یا نہیں آپ چیک کریں

جناب اسپیکر: جی بسم اللہ خان صاحب آپ بتائیں کچھ

عبدالرحیم خان مندوخیل: انہوں نے اسٹڈی نہیں کیا ہے

بسم اللہ خان کا کٹرزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: میں سمجھتا ہوں یہ پرنٹ کی غلطی ہے اگر وہ واضح کرنا چاہیں تو وہ جو سیریل آرہا ہے ایک دو چار سات تمام ضلعوں کی وہ درست آرہا ہے جتنے سینٹرز ہیں وہ درست آرہا ہے یہ جو فیچر ہے جعفر آباد گیارہ یا قلات بارہ یہ مس رہنٹ کی وجہ سے

عبدالرحیم خان مندوخیل: پر دیکھئے قلات نمبر سات سامنے پھر بارہ ہے

بسم اللہ خان کا کٹرزیر: یہ بارہ جو ہے مکمل پرنٹ ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: سرے سے اس کو ٹھیک کر پھر ہم کو دیا جائے

جناب اسپیکر: یہ عبدالرحیم خان کو جا کر دکھائیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو وہاں آپ کے پاس ہے ہمیں جو دیا ہے

جناب اسپیکر: آپ دیکھئے اس کو جا کے دکھائیں ان آپ بیٹھے جی

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا آپ ان کی کافی مدد کر رہے ہیں

جناب اسپیکر: نہیں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے اس پر ہم وقت ضائع کریں پر تنگ کی

غلطی نہیں ہے صحیح ہے وہ بالکل اسمیں کالم باقاعدہ بنایا ہوا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس ٹیبل کو ٹھیک کر دیا جائے جناب والا یہ جو

ہے بالکل صحیح نہیں ہے یہ جواب صحیح نہیں ہے سرے سے اس کے ٹیبل کو صحیح کرائیں ہر ضلع کا

علیحدہ اور اس ضلع کی اپنی تفصیل علیحدہ دیا جائے آپ کے پاس جو انہوں نے دیا ہے وہ بھی

Question Able ہے تو وہاں دیدیں

جناب اسپیکر: آپ کا سوال یہ ہے کہ اعداد و شمار غلط ہے سیریل نمبر غلط ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: غلط ہے

جناب اسپیکر: سیریل نمبر دیکھیں کیسے غلط ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: بالکل غلط ہے

بسم اللہ خان کا کڑ صوبائی وزیر: جناب اسپیکر وہ درمیان والا سیریل جو ہے کھنڈوز

کر رہا ہے یہ درست ہے کہ اس کھنڈوز کو دور کیا جائے جو ایک غیر ضروری کھنڈوز ٹن کریت ہو رہا

ہے ٹیبل سے اس کو درست ہونا چاہئے ڈیپارٹمنٹ کو کہہ دے کہ یہ ٹیبل کو درست کر کے

دیدیں جی ہاں میں کہہ رہا ہوں کہ ٹیبل کو درست کر کے پیش کیا جائے

عبدالرحیم خان مندوخیل: تواسپیکر صاحب کیوں اس طرف جارہے ہیں

جناب اسپیکر: نہیں سوال کا جو مدعا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا بالکل کھنڈیوڑ ہے بالکل کھنڈیوڑ ٹھیک ہے اس کا

ٹیبیل ٹھیک کر کے دیا جائے

جناب اسپیکر: بہتر ہے جی شکر یہ جی

اب سیکریٹری صاحب اگر کوئی رخصت کی درخواست ہو تو پڑھیں

اختر حسین خان سیکریٹری اسمبلی: میرا سر اللہ زہری صاحب نے آج کے ٹلے

اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے ج

رخصت منظور کی گئی

سیکریٹری اسمبلی: سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی

درخواست کی ہے

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے ج

رخصت منظور کی گئی

سیکریٹری اسمبلی: شہزادہ جام اکبر علی صاحب نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی

درخواست کی ہے

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے ج

رخصت منظور کی گئی

سیکرٹری اسمبلی نواب زادہ حیر بیار میر صاحب نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے جی

رخصت منظور کی گئی

جناب اسپیکر: زیرہ اور ز کے بارے میں عرض کرنا چاہوں گا مولانا امیر زمان سے بات کروں آج چونکہ کافی قراردادیں ہے ارجعتہ المبارک کا دن ہے اگر ہاؤس کی حصص بتا دیں تو آج زیرہ اور ز کو چھوڑ دیں اور ہمارے پاس قراردادیں ہیں پانچ چھ اس پر اگر آج آجائے کیا خیال ہے مولانا امیر زمان صاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں سردار نثار صاحب ٹھیک ہے جی توکل ہو جائے گا ٹھیک ہے جی شکریہ

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: کل پھر رکھ دیں ہماری کچھ ایسی چیزیں ہے زیرہ اور ز میں۔

جناب اسپیکر: کل پھر رکھ دیں آج میں نے اس لئے عرض کیا ہاؤس کو میں نے کہا کہ اگر

ہاؤس کی Since ہے تو آج زیرہ اور ز کو Dispense with کرتے ہیں The zero hours is dispensed with

جی قراردادیں ہیں محرک ہیں پہلی قرارداد نمبر ۳ کے عبدالکریم نوشیروانی کی ہے یہ مجھے کما گیا ہے کہ آپ کو پیش کرنا ہے اس کی انہوں نے اجازت دی ہے لیکن مجھ کو نہیں آپ کیا فرمائیں گے خود تو نہیں ہے وہ جی

سردار محمد اختر مینگل قائد ایوان: جناب اسپیکر رول کے مطابق تو اس کو Writ

ten میں دینا چاہئے

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ہاؤس اگر اجازت دے تو ٹھیک ہے کیونکہ محرک نہیں ہے تو نہیں ہو سکتا اگر محرک ہو تو ٹھیک تھا اگر آپ اجازت دیتے ہیں ہاؤس تو ٹھیک ہے ورنہ ہے چلے جی عبدالرحیم خان کو کہتے ہیں ہاؤس نے اجازت دیدی یہ اجتماعی بلوچستان کا مسئلہ ہے میرے خیال میں آنے دواسکو آنے دیجئے جی جناب پڑھے

قرارداد نمبر ۳ منجانب میر عبدالکریم نوشیروانی

عبدالرحیم خان مندوخیل نے پیش کی ہمنور نمبر ۸ مئی ۱۹۹۸ء

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل قرارداد نمبر ۳ پیش کریں

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کر تاہم وہ وفاقی

حکومت سے رجوع کرے کہ چونکہ کوئٹہ صوبہ بلوچستان کا دارالحکومت ہے لیکن اس میں تاحال کوئٹہ تاجر اچی براہ راست پی۔ آئی۔ اے سروس نہیں ہے صرف کراچی تا کوئٹہ و اسلام آباد کی پرواز کی سہولت موجود ہے لہذا کوئٹہ کراچی پی۔ آئی۔ اے کی براہ راست سروس شروع کی جائے

جناب اسپیکر: قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی

حکومت سے رجوع کرے کہ چونکہ کوئٹہ صوبہ بلوچستان کا دارالحکومت ہے۔ لیکن اس میں تاحال کوئٹہ تاجر اچی براہ راست پی۔ آئی۔ اے سروس نہیں ہے صرف کراچی تا کوئٹہ و اسلام آباد کی پرواز کی سہولت موجود ہے لہذا کوئٹہ تاجر اچی پی آئی اے کی براہ راست سروس شروع کی جائے

جناب اسپیکر: جی عبدالرحیم خان صاحب آپ اس پر بات کریں گے

بسم اللہ خان کا کٹوزیر: جناب اسپیکر وہ تو ایڈ میز بلوچستان پر بات کریں گے اور ہمیں

ترمیم کے لئے کچھ لکھ کر دینا پڑے گا لیکن ہمارے پاس ٹیبل پر کوئی بچہ نہیں جس کو ہم لکھیں کہ قرارداد کو اس طرح پیش کیا جائے اس دن بھی آپ کو رکوئسٹ کی گئی تھی کہ ہمارے پاس آٹھ

دس دانے سفید کاغذ ہونا چاہئے جس پر ہم لکھ سکیں اس وقت ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے

اگر ہم اس کو ترمیم کی صورت لکھنا چاہیں

جناب اسپیکر : ان کو کاپی بھیجوا دیں

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اسپیکر یہاں ٹیبل پر کاپیاں نہیں ہیں

جناب اسپیکر : مجھے پھر کہنا پڑے گا مجھے سینٹ اور نیشنل اسمبلی کی بات کرنی پڑ جائے گی جو

کہ میں بار بار ریفرنس دیتا ہوں اس میں گزارش اتنی ہے کہ آپ کو یاد ہو گا کہ جب کسی رکن کو کاپی

کی ضرورت ہوتی تھی تو پیچھے جو فرد کھڑے ہوتے تھے وہ کاپی لا کر دے دیتے تھے ٹیبل پر کاپی

نہیں ہوتی تھی جس اصحاب کو ضرورت ہو تو دیں گے آپ کو ضرورت ہے تو منگوا لیں

عبدالرحیم خان مندوخیل : آئندہ مل جائے گی

جناب اسپیکر : نہیں جو اشارہ کرے گا مانگے گا اس کو مل جائے گی مہربانی جی جی بولنے

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اسپیکر یہ قرارداد مزید خیال میں اصولاً اس سے

اتفاق کرنا چاہئے کہ واقعی ہمارے صوبے کا کراچی سے کاروباری تعلق بہت زیادہ ہے ایسے بھی

کراچی کا ایک مرکز ہے پورٹ ہے بالخصوص ہمارے صوبے کا اکثر یعنی مجموعی طور پر ہمارے لوگ

کراچی میں مزدوری کاروبار کرتے ہیں اور ایئر سروس باقاعدہ کافی رش ہوتا ہے لیکن اسکے

باوجود جو بھی ایئر سروس یہاں ہے وہ ہمیشہ سے کراچی سے کوئٹہ کوئٹہ سے اسلام آباد یا پہلے ہوا کرتا

تھا کراچی سے کوئٹہ کوئٹہ سے لاہور۔ یعنی اس میں جتنا رش ہے جتنی اس کی ضرورت ہے جتنی

ڈیمانڈ ہے اس ڈیمانڈ کو پی آئی اے والے پورا نہیں کر رہے ہیں اس کے باوجود سالوں سال سے پی

آئی اے والوں نے اس کی وروس شروع نہیں کی ہے ہم یہ مطالبہ کریں گے واقعی اس قرارداد کو

منظور کریں اور باقی جو دوسری سروس ہے کراچی سے کوئٹہ کوئٹہ سے اسلام آباد دوسری سروس

وہ بھی اسی حالت پر رہیں یہ ہماری ضرورت ہے

جناب اسپیکر: کسی اور کو بولنا ہو تو لے گا؟

بسم اللہ خان کا کڑ وزیر: جناب یہ کسی ایک شخص کا مسئلہ نہیں ہے یہ پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے میں جو اس میں ایک ترمیم کرنا چاہتا تھا کہ ہمیں کوئٹہ سے اس طرح پرواز چاہئے جو کراچی سے کوئٹہ آتی ہے جو اسلام آباد جاتی ہے تو وہ دوبارہ اسلام آباد سے کوئٹہ کراچی آتی ہے ہم کو اس طرح چاہئے کہ پرواز کراچی سے کوئٹہ اسلام آباد پھر وہ اسلام آباد سے بے شک کراچی جائے اسی طرح صبح کے ٹائم میں اسلام آباد سے کوئٹہ آئے اور کوئٹہ سے کراچی جائے تاکہ آفس اور میں پرواز کے لئے جو ضروری مسافر ہوتے ہیں ہمیں اس قرارداد سے پورا اتفاق ہے لیکن قرارداد کو اسی صورت میں پاس کیا جائے مثلاً صبح فلائیٹ آتی ہے کوئٹہ سے کوئٹہ سے اسلام آباد پہنچ جاتی ہے اسی طرح ایک فلائیٹ اسلام آباد سے کوئٹہ آئے اور کوئٹہ سے کراچی جائے تاکہ ورننگ اور میں لوگ وہاں بھی پہنچ سکیں اور پی آئی اے کے پیئجر کی جتنی رورت ہوتی ہے یہ سب کے لئے ایک سولت بن جائے گی یہ صرف ہمارے عام لوگ کاروباری کے لئے نہیں بلکہ سرکاری ملازم کو بھی فائدہ ہوتا تھا۔ اس قرارداد میں اس ترمیم کے ساتھ کہ فلائیٹ صبح سے کراچی کوئٹہ اسلام آباد آئے اور ایک فلائیٹ اسی دوران اسلام آباد کوئٹہ کراچی کا ہو

جناب اسپیکر: کیا وہ اسلام آباد سے صبح چلے چلے آپ کے ارشاد کے مطابق

بسم اللہ خان کا کڑ وزیر: اب کتنے چلتے چلتے ہے

جناب اسپیکر: اب تو نوے چلتے ہے

بسم اللہ خان کا کڑ وزیر: تو اب بھی نوے چلے

جناب اسپیکر: وہ تو اب بھی گیارہ بجے اسلام آباد جاتی ہے

بسم اللہ خان کا کٹروزیہ: کراچی بھی اس کو جانا چاہئے

جناب اسپیکر: آپ نے فرمایا کہ ورکنگ آور میں ہو کون سے دن ہو تو دفتر آٹھ بجے کھلتے ہیں

بسم اللہ خان کا کٹروزیہ: دفتر کے وقت ہمارا آدمی کیا آٹھ بجے اسلام آباد پہنچتا ہے مسئلہ یہ

نہیں ہے آپ اپنے آدمی کو اس طرح سمولت دے دیں کہ ہمارے آدمی گیارہ بجے پہنچ جائیں جو میننگ ایک بجے یاد دہنے ہوتی ہے یا جنہوں نے کاروبار کرنا ہوتا ہے ان کو وہ دن مل جاتا ہے

جناب اسپیکر: میں اپنی معلومات کے لئے پوچھ رہا ہوں کہ اس وقت بھی گیارہ بج کر پانچ منٹ پر اسلام آباد جاتی ہے

بسم اللہ خان کا کٹروزیہ: جناب ایک پرواز ہو جو اسلام آباد سے ہو جو انہی آور میں لوگوں

کو کراچی پہنچائے

میر جان محمد جمالی: جناب اسپیکر اگر اجازت دیں تو میں اپنی سو کے مطابق ایک وضاحت

کردوں

جناب اسپیکر: سب نے بات کرنی ہے قرارداد پر

میر جان محمد جمالی: جناب اسی طرف ہی آرہے ہیں اس میں جو میرے ذہن کو ان کی

بات اپیل کر رہی ہے وہ ہے کہ جس کو شٹل کہتے ہیں لاہور اسلام آباد شٹل جو جہاز لاہور سے

اسلام آباد جات ہے وہی واپس آتا ہے اس کا وہی کہہ رہے ہیں اسی طرح کراچی سے ساڑھے

سات بجے وہاں سے فلائٹ چلے کیوں کہ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کراچی میں زیادہ تر ہمارے صوبے

کے مریض اور کاروباری لوگ زیادہ جاتے ہیں اور اسلام آباد وہ جاتے ہیں وفاقی حکومت جن کے

وہاں دفاتروں کے مسئلے ہوتے ہیں تو صبح کی شٹل ہوں پانچ بجے ایسے رکھے جائیں جو دفتر اوقات اور

ہسپتال کے اوقات پر ہوں دونوں طرف وار اٹھائے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کراچی سے جو فلائٹ علی الصبح اٹھنے پہنچتی ہے تو سو انوکراچی ک لئے واپس ٹیک اپ کر جائے اسی طرح اسلام آباد سے فلائٹ سویرے آئے اور وہاں سے پنجر لائے جو یہاں مینٹننگس انڈیز کرے اور واپس شام کو چلے جائیں

جناب اسپیکر: یہ کس وقت ہو؟

میر جان محمد جمالی: علی الصبح ہی ہو صبح ہی ہو موٹروے بننے کے بعد بہت سا پنجاب والوں کا مسئلہ حل ہے۔ وہ تو موٹروے کی وجہ سے کافی ایرٹریفک کم ہو گیا ہے باقی اب ان صوبوں کے ساتھ ملانے کے لئے پیدا کی جائے جو موٹروے سے دور ہے

جناب اسپیکر: یہاں سے اسلام آباد جانے کے لئے کیا وقت ہو

میر جان محمد جمالی: جناب ایک جہاز کورات یہاں کھڑا ہونا پرے گا اور جب ٹائٹ لائننگ سروس جب آجائے گی تو وہ جہاز رت کو بھی ٹھہرے گا اور یہ ہم لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے معذرت کے ساتھ اور پی آئی اے والوں کو تکلیف ہوتی ہے کہ کوسٹ میں ٹائٹ فلائٹ نہیں ہے اگر ٹائٹ فلائٹ نہیں تو سیرٹائن گیا ہے ادھر تم یہاں رہ سکتے ہو ایسے ہی یہ لوگ نخرے کرتے ہیں ہمارے ٹیکس کے پیسے پر

سر دار محمد اختر مینگل قائد ایوان: جناب اس قرارداد کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اور ضرور ہونا چاہئے ٹائٹ فلائٹ ہو اور جو فلائٹ بند ہوئی ہیں وہ حال کرائیں یہ تو بعد کی بات ہے جب بلوچستان کی حج کی پروازوں کی بات ہوتی ہے تو کوسٹ سے نہیں کراچی یا اسلام آباد سے ہوتی ہیں اس سے متاثر ہم ہوتے ہیں جو فلائٹ نہیں دی ہے دے دیں ہم بعد کی ڈیمانڈ کریں ڈیمانڈ کرنے میں حرج نہیں ہے

جناب اسپیکر: اس قرارداد کو کس طرح سے لایا جائے مولانا امری زمان صاحب نے بات نہیں کی ہے آپ اس پر بات کریں گے

مولانا امیر زمان سینئر مینسٹر: جناب ہم اس قرارداد کی حمایت تو کرتے ہیں اور جو بسم اللہ خان نے اور اس میں ترمیم پیش کی ہے اس ترمیم کے ساتھ ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں اور ساتھ جیسے وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا تھا کہ ہمارے جو پہلے والے جہاز کی پروازیں ہیں وہ ہمیشہ کے لئے متاثر ہیں میں بھی یہ گزارش کروں گا کہ اب یہاں کیا کہیں اور جو کچھ بولتے ہیں اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا ہے جتنی بھی قراردادیں یہاں سے پاس ہوتی ہیں کسی بھی قرارداد پر عمل نہیں ہوا ہے لیکن ایک بات ہے اور ہم یہاں کہتے ہیں کہ یہاں کوئی ایسا طریقہ کار ہو پھر آئے اور جائے میں سمجھتا ہوں کہ ہم جو جہاز کا سوال کرتے ہیں کہ ہمیں باقاعدہ طور پر اسلام آباد کراچی اور کراچی سے اسلام آباد کوئٹہ کی ڈائرکٹ فلائٹ دی جائے جب یہاں کا آنا بھی بند ہو آپ کے جہاز بھی رات کو نہ ہو۔ رات کیلئے چلی نہ ہو اس حالت میں قرارداد کی افادیت کچھ نظر نہیں آتی اس کا مفاد کیا ہو گا بہر حال جو ساتھیوں نے قرارداد لائی ہے اور اس میں جو ترمیم ہے بسم اللہ خان کی یا میری ہے اس ترمیم کے ساتھ اس قرارداد کی تائید کرتے ہیں اس کو منظور کریں آگے ہم مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ خدا را اس طرح کم از کم نہ کریں جو ہماری قرارداد ہے اسپر غور تو کریں دیکھیں تو سہی کہ یہ اسمبلی کے معزز اراکین نے قرارداد پاس کی ہے ہم کم از کم اس کا جواب تو دیں کہ اس میں باقاعدہ کوئی ٹیکنیکل مسئلہ ہے یا نہیں ہے یا وقت کی کمی ہے فنڈ کی کمی ہے یا نہیں ہے یا ہمارے ساتھ جہاز کی کمی ہے یہ نہیں ہو سکتا لیکن آج تک کسی معزز کن کو یہ جواب نہیں ملا ہے کہ میں نے قرارداد پیش کیا اور وہاں سے مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ کی قرارداد پر اس حد تک عمل درآمد ہو چکا ہے مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب ہمارے قرارداد پر عمل نہ ہو وہ کہتے ہیں

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: پشتو میں ایک مثال ہے (پشتو میں مثال بیان کی) خان

صاحب جانتے ہیں کہ آپ کی شلواری اتنی پھٹ چکی ہے کہ جہاں بھی میں روئی رکھتا ہوں بند کرنے کے لئے تو مجھے رونا آتا ہے اب پتہ نہیں ہم کون سی جگہ کو بند کریں اور کون سی جگہ کو نہیں یہ قرارداد ہم نے لائی ہے تو آئندہ ہو گیا اب دوسری قرارداد ہم لائیں گے تو گیس کا مسئلہ ہو گیا تیسری قرارداد ہم لائے ہیں تو بجٹ کا مسئلہ ہو گیا اور پانچویں قرارداد لائے تو ملازمین کو نکال دیا گیا یہ پتہ نہیں ہم کس چیز میں قرارداد لائیں اور اس کے لئے کیا کریں لہذا گزارش یہ ہے کہ اس قرارداد کو ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے

جناب اسپیکر: آپ کی ترمیم ہے اور بھی کچھ ترمیم اور بھی ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ترمیم آپ سمجھ جائے یا جمالی صاحب کا طریقہ کہ یعنی کراچی سے کوئٹہ، کوئٹہ سے کراچی کوئٹہ سے واپس اسلام آباد اور اسلام آباد سے واپس یہ طریقہ یادہ طریقہ

جناب اسپیکر: ہماری طرف ایک اور ترمیم بھی آئی ہے مولانا صاحب کی طرف سے ٹوبہ سے لورالائی، لورالائی سے کوئٹہ تک مولانا صاحب نے ایک اور ترمیم بھی ہے جب محرک کی بات ہو رہی ہیں تیسری بات یہ بھی آئی ہیں کہ ٹوبہ سے لورالائی اور کوئٹہ بھی سردار صاحب آپ فرمائیں۔

سردار نثار علی ہزارہ وزیر: جناب جس طرح معزز رکن نے کہا کہ ہاؤس یہاں قرارداد پاس کرتا ہے تو پھر یہ پی آئی اے کا کام ہے کہ وہ کس طرح کوئٹہ کراچی کی پروازوں کو کس طرح اپنے شیڈول میں ایڈجسٹ کرتا ہے ہمارا کام صرف قرارداد یہاں پاس کرنا ہے باقی پھر پی آئی اے پر چھوڑ دیں کہ وہ اس مسئلے کو کس طرح ایڈجسٹ کرتا ہے

جناب اسپیکر: یہ اچھا سردار صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارا مدعا جو ہاؤس کا بلوچستان کی اس اسمبلی کا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری ایک ڈائریکٹ پرواز کوئٹہ کراچی، کراچی نو کوئٹہ ہو اب یہ

ان کا کام ہے کہ وہ کیسے کرتے ہیں

بسم اللہ خان کا کٹروزی : جناب یہاں براہ راست کوئٹہ سے کراچی اور کراچی سے کوئٹہ براہ راست کا مطالبہ کیا گیا ہے جناب جب پرواز نہیں ہوتی ہے تو ہمارے ملازمین کا مسئلہ آجاتا ہے کہ وہ ایک دن جاتے ہیں میننگ اینڈ کرتے ہیں اگلے دن جس وقت واپس ہونا ہوتا ہے فلائٹ وہاں سے نہیں ہوتا ہے اسلام آباد سے ان کو وہاں دو دن اور رہنا پڑتا ہے اس لیے چاہتا ہوں کہ ایک جہاز کراچی سے اسلام آباد جائے چاہے لاہور جائے اور دوبارہ کراچی اسی طرح سے ایک فلائٹ صبح کے وقت اسلام آباد سے چلایا جائے اسلام آباد سے اس حوالے سے ہوگا کہ کوئٹہ کے کلام کے لئے اور کراچی کے لئے ہو جو کراچی سے آئیں اور ان دونوں جگہوں سے صبح لوگ ورکنگ آور میں پہنچ سکیں اگر دس بجے تک بھی پہنچیں چاہے بازار ہو دفتر ہو ہسپتال ہو چاہے کاروبار ہو میں یہ کہتا ہوں کہ کوئی قابل عمل قرارداد پاس کریں اگر موقع دے دیں تو ہم اس میں ترمیم لائیں

جناب اسپیکر : آپ ترمیم بنائی

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب بسم اللہ خان کی تجویز کو ذرا اور بیان کرنا پڑے گا کہ جو جمالی صاحب کی تجویز ہے کوئٹہ سے ڈائرکٹ کراچی اور کراچی سے واپس کوئٹہ ہو اور اسلام آباد سے کوئٹہ اور کوئٹہ سے اسلام آباد ہو اس طرح سے ہوتی جس طرح بنائیں ہم متفق ہیں

میر جان محمد جمالی : جناب اگر اس کو کل کے لئے رکھیں کل پرائیویٹ ممبر ڈے ہے اس پر بغیر بحث کئے ہوئے کل پاس کر لوں

جناب اسپیکر : میں ابھی ترمیم کے ساتھ اس کو پاس کرتا ہوں ترمیم آپ میرے پاس لانا جو آپ ترمیم لائیں گے وہی پاس کر لیتے ہیں اس کو ٹھیک کر لیں گے کلریکل غلطی نکال لیں گے اور ابھی میں تحریک پیش کرتا ہوں

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا یہ قرارداد ترمیم کے ساتھ منظور کی جائے۔

قرارداد ترمیم کے ساتھ منظور کی گئی

واضح رہے کہ قرارداد کی تحریری ترمیم جناب اسپیکر کو متعلقہ صیغہ کی جانب پر باقاعدہ طور پر اسمبلی میں پیش کی جائیگی

جناب اسپیکر: اگلی قرارداد نمبر ۵۱ ہے پیش کریں قرارداد نمبر ۵۱

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر چونکہ شریعت نے ذکوٰۃ کی ادائیگی کے

لئے اس شخص کا صاحب نصاب ہونے اور اس کے ظاہر و پوشیدہ مال پر ایک سال پورا گزر جانے کی جو شرائط مقرر کی ہے وہ لفظی اور معنوی طور پر پوری ہونی چاہئیں لیکن اس کے برعکس ہمارے ملک پاکستان میں زکوٰۃ آرڈیننس کے نفاذ سے مالیاتی اداروں اور بینچوں کے ذریعے کھاتے داروں کی جمع شدہ رقومات سے حیرتی طور پر زکوٰۃ وضع کرنے کا جو موجودہ طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے وہ انتہائی ناقص ہونے کے ساتھ ساتھ غیر شرعی بھی ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ ذکوٰۃ وضع کرنے کے موجودہ نظام پر نظر ثانی کرے اسے شرعی قوانین کے مطابق منضبط کرے۔

جناب اسپیکر: قرارداد یہ ہے کہ چونکہ شریعت نے ذکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اس شخص کا

صاحب نصاب ہونے اور اس کے ظاہر و پوشیدہ مال پر ایک سال پورا گزر جانے کی جو شرائط مقرر کی ہے وہ لفظی اور معنوی طور پر پوری ہونی چاہئیں لیکن اسکے برعکس ہمارے ملک پاکستان میں زکوٰۃ آرڈیننس کے نفاذ سے مالیاتی اداروں اور بینچوں کے ذریعے کھاتے داروں کی جمع شدہ رقومات سے حیرتی طور پر زکوٰۃ وضع کرنے کا جو موجودہ طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے وہ انتہائی ناقص ہونے کے ساتھ ساتھ غیر شرعی بھی ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ

ذکوٰۃ وضع کرنے کے موجودہ نظام پر نظر ثانی کرے اسے شرعی قوانین کے مطابق منضبط کرے۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم مندوخیل صاحب جی آپ ارشاد فرمائے

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ہمارے ملک میں جو زکوٰۃ کے بارے میں آرڈیننس کا نفاذ ہوا تھا اس کے بارے میں مجموعی طور پر آپ کو علم ہے کہ اس پر مختلف طبقہ کے علما کے اس پر کافی اعتراضات تھے کہ یہ جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ بینک میں پیسہ ہے اور اس کا آپ وہاں سے زکوٰۃ کاٹ لیتے ہیں اب اس میں کونسی ایسی چیزیں ہو سکتی ہیں کہ آپ نے بینک میں پیسے رکھے ہیں۔ اس کا نصاب کے وقت جو فیصلہ ہوتا ہے کہ زکوٰۃ دینا ہے اب اس میں مجموعی طور پر اس کا یہ مال اتنا نہ ہو اس پر قرضہ اور دیگر Liblalties ایسی ہوں کہ اس پر لازم زکوٰۃ نہ ہو اس میں بہت سی ایسی چیزیں ہو سکتی ہیں اس پر کئی ایسی چیزیں تھیں کہ عمائد نے اس پر بحث کی تھی اس حوالے سے اس قرارداد میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ وہ طریقہ ناقص بھی ہے اور غیر شرع بھی اصل بات یہ ہے دوسرا پہلو پر غور ہے یہ جو زکوٰۃ ہے ہمارے سسٹم میں جس طرح زکوٰۃ کاٹنے ہیں وہ کیسے صحیح ہے یا نہیں ہے لیکن پھر زکوٰۃ کا استعمال فرض کریں کہ یہاں بالکل صحیح زکوٰۃ وضع کی جاتی ہے زکوٰۃ کا جو رقم ہے، بچوں میں ہم فرض کرتے ہیں صحیح ہے اور خرچ کا جو سسٹم ہے اس کے جو تقاضے ہیں اور زکوٰۃ جس کو دینی ہے وہ اس کے مطابق ہے یا نہیں ہے ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں زکوٰۃ کمیٹیاں بنائی اور زکوٰۃ کمیٹیوں نے اپنے چیمبروں اور اپنے منظور نظر لوگوں کو ان کمیٹیوں کا وہاں کا انچارج بنایا اور وہ اس کو تقسیم کرتے ہیں اور وہ رقم اپنے لوگوں میں سیاسی کام کے لئے دیتے ہیں یعنی زکوٰۃ جن لوگوں کا حق ہے ہم جانتے ہیں کہ ابھی بھی ہم کو نئے میں نکلے یہاں سے ہزاروں لوگ ہیں ملیں گے جن کے بال بچوں کے لئے یعنی ہوز کوٰۃ کسحق دار ہیں اور واقعی ان کو زکوٰۃ ملے تو کم از کم وہ بھی یعنی ان کے دوسرے مسائل حل نہیں ہونگے لیکن ہو بے عزتی جو فوری طور پر اس کو درپیش ہوتی ہے اس بے عزتی سے وہ محفوظ رہے بوڑھے مزدور بیوہ یتیم دوسرے بہت سے انسان آپ کو ملے گیں اور زکوٰۃ کا ایک اہم مقصد یہ ہوتا ہے لیکن جو زکوٰۃ کا

حق دار ہے ان کو زکوٰۃ نہیں مل رہی ہے بلکہ میں اس پر زیادہ زور دوں گا کہ قطعاً ہر سراقہ دار پو لیسٹیکل پارٹیز اپنے سیاسی مقاصد کے لئے وہ رقم استعمال کرتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ آیا شرعاً وہ رقم وہ جو حق دار تھی زکوٰۃ دی تھی کہ کسی نے ادا کرنا ہے کیا اسکی وہ ذمہ داری مکمل اور کیا وہ زکوٰۃ جن کو ملا انہوں نے اس میں خیانت نہیں کی تو یہ ایسے بہت سے مسائل ہے جناب والا بلکہ اس پر میں زیادہ زور دوں گا کہ یہ زکوٰۃ کے بارے میں باقاعدہ اس کو نہ صرف وضع کرنے کا بلکہ اس کے تقسیم کرنے کا طریقہ کار بالکل شریعت کی بنیاد پر ہو یعنی جو بھی رقم یعنی ہمیں علم ہے جناب والا کروڑوں اربوں روپے وہ حق داروں کو نہیں ملتے اور پو لیسٹیکل پارٹی جو ہر سراقہ دار ہو وہ اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں لہذا اس کو قطعی شریعت کے بنیاد پر تقسیم کیا جائے اور شریعت کے بنیاد پر وضع کیا جائے یہ ہے ہماری جناب والا کوئیٹ

جناب اسپیکر: جی جناب سردار بہادر خان صاحب

سردار بہادر خان بنگلوری: جناب اسپیکر اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ سب سے پہلے علماء اس بات پر روشنی ڈالیں کہ ہر عمل جو ہے اسلام میں نیت کے تابع ہے آیا یہ جو بیٹھوں سے زکوٰۃ کاٹ لی جاتی ہے اس میں زکوٰۃ دینے والا کی نیت شامل ہے یا نہیں بحث تو بعد کی بات ہے کہ کس طرح اس کو تقسیم کیا جائے اس کا طریقہ کار کیا ہے سب سے پہلے تو اس بات کی وضاحت ہونی چاہئے علماء کی طرف سے کہ آیا یہ زکوٰۃ بنتا ہے یا نہیں کیونکہ اس میں دینے والے کی نیت بالکل شامل نہیں ہے حکومت بر اور است بیٹھوں سے یہ پیسے وصول کر کے اپنے منشاء یا اپنے مقصد کے لوگوں پر تقسیم کرتا ہے ان کے لئے علماء حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس بات پر روشنی ڈالیں کہ آیا یہ زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

جناب اسپیکر: جناب سردار شکر صاحب

سردار شکر علی ہزارہ: جناب اسپیکر زکوٰۃ ادا کرنے پر موجودہ طریقہ کار پر اعتراض کیا

ہے اور اسے غیر شرعی قرار دیا ہے کردار کا توسط سے اس واقعے کے بارے میں معزز کرن کے ذہن میں شرعی قوانین کیا ہے زکوٰۃ واضع کرنے کے بارے میں اگر یہ غیر شرعی ہے؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: علماء کرام نے اس وقت یہ سوال اٹھاا کہ یعنی زکوٰۃ جو ہے اس پر نیت کا بھی انحصار ہوتا ہے اور اس کے علاوہ جناب والا کیونکہ آپ نے ایک خاص وقت پر یہ فیصلہ دینا ہے کہ کیا اس شخص پر زکوٰۃ بنتا ہے یا نہیں مجموعی طور پر جو اس کے پاس مال ہے جو کچھ ہے اب اس کے حوالے سے آپ نے تنخواہ دیا ہمارے لوگ ہنہ تنخواہ سے انہوں نے تنخواہ جمع کیا بینک میں اور انہوں نے اسے پیسے کا نانا اب اس کے گھر کا حساب کریں کہ کیا وہ بیادہی طور پر اس کے اوپر زکوٰۃ بنتا ہے یا نہیں کیا وہ اس وقت قرض دار ہے یا نہیں دوسرے-liab elaties ہے یا نہیں تو اس میں ہم نے اسی لئے یہ الفاظ یہاں ریکارڈ پر لائے وہ یہی ہے کہ شریعت کے قوانین کے مطابق اس کے لئے شرعی وہ پھر اس پر بات کریں البتہ اسکے تقسیم کار کا تو سب کو معلوم ہیں

میراجان محمد خان جمالی: جناب اسپیکر مولانا اللہ داؤد خیر خواہ شرعی حساب سے وضاحت کریں گے کہ سوال ذہن میں اٹھا ہے یہ کیونکہ ہم ڈر گئے جب زکوٰۃ کار مضمان آنا لگتا ہے تو ہم سب لوگ جن کے اکاؤنٹس ہے وہ پیسے with draw کر لیتے ہیں یہ بھی ہوتا ہے اور ہم نے اپنے اللہ کو جواب دینا ہے قبر کا عذاب بھی ان کا نازل اوھر سے درنہس ہے تو زکوٰۃ کا کون پوچھتا ہے تو عجیب قسم کے طریقے ہیں اور میں تو کہتا ہوں یہ نظام بالکل اس کو سیاسی سوچ کے مطابق لوگوں کو obligate کرنے کے لئے بنائی ہے اس کو تو ٹوٹنی ختم کرنا چاہئے مسلمان ہوں تو مجھے اپنے حساب سے دینی چاہئے کیوں کسی کے تابع ہو اس پر زرا وضاحت چاہتے ہیں عالم بیٹھے ہیں ہمارے ہاؤس میں خوش قسمتی سے

جناب اسپیکر: شکر یہ جی مولانا اللہ داؤد خیر خواہ صاحب

مولانا اللہ داد خیر خواہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم (قرآنی آیات میان فرمائی) جناب اسپیکر صاحب معزز اراکین سب سے پہلے تو میں قراردادوں کے پیش کرنے والے کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ضروری قرارداد اسمبلی میں لا کر اس مسئلے کی وضاحت کی طرف اراکین اسمبلی کی توجہ مرکوز کر لیا اور پھر اس کی حمایت کرتا ہوں حمایت کے بعد اس کے صحیح حیثیت کے بارے میں مختصر عرض گزار ہوں کہ زکوٰۃ اسلام کا تیسرا اہلکار کن ہے پہلا رکن کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کا اقرار ہے دوسرا رکن نماز ہے اور تیسرا رکن زکوٰۃ ہے چوتھا رکن روزہ ہے اور پانچواں رکن حج ہے اور چھٹا ہے جس کا تقاضا ہو تو وہ جہاد ہے بہر حال اس وقت زکوٰۃ کے بارے میں بات ہو رہی ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ فرض عبادت ہے اور فرض عبادت کے لئے جو مقصودہ عبادت ہو نیت شرط ہے نیت فرض ہے موجودہ طریقہ کار میں مالک کو خبر بھی نہیں ہوتی اس کے پیسوں سے زکوٰۃ کاٹ دی جاتی ہے تو اس طرح سے اس کی زکوٰۃ بھی ادا نہیں ہوتی اور اس کٹی ہوئی رقم کو زکوٰۃ نہیں کہا جاسکتا اس کے علاوہ زکوٰۃ کی ایک حیثیت یہ ہے اگر وہ زمین سے پیداوار حاصل ہو اور پھر اس پر اگر بارانی زمین سے نہری زمین سے نہری پانی سے بارانی پانی سے زمین سیراب ہوتی ہیں پھر تو دسواں حصہ فرض ہوتا ہے اور اگر محنت کر کے چلی کے ذریعے یا کوئی اور طریقے سے پانی نکال دیا جاتا ہے پیسواں حصہ جو ہے وہ فرض ہو جاتا ہے اور عام اصطلاح میں زکوٰۃ اسے کہا جاتا ہے اور عام اصطلاح میں ہے کہ یہ رقم ایک سال تک جمع رہے اور اس کا مالک استعمال کے برابر یا زیادہ مقروض بھی نہ ہو تو پھر اس پر سال گزر جانے کے بعد چالیسواں حصہ فرض ہو جاتا ہے دسواں اور پیسواں حصہ عام معنی میں زکوٰۃ نہیں بلکہ عشر کہا جاتا ہے جیسے دسویں حصے کی مناسبت سے اس کے لئے تو نصاب شرط بھی ہے اگر زیادہ مل جائے تو دسواں حصہ دینا ہوگا۔ لیکن جس مال پر چالیسواں حصہ دیا جاتا ہے اس کے لئے مالک کا صاحب نصاب ہونا بھی شرط ہے کہ وہ اتنا مال رکھتا ہو کہ یا تو ساڑھے سات تولے سونے کی قیمت کے برابر ہو یا ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو یا دو سو درہم کی قیمت کے برابر ہو اور یا اس سے کم ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے دوسری گزارش یہ ہے کہ یہ چالیسواں حصہ جو واجب ہوتا ہے یہ دیوانے کے مال

پر نہیں ہوتا۔ نابالغ کا مال جمع ہے، تک میں اس سے بھی کاٹ رہے ہیں دیوانے کا مال جمع ہے اس سے بھی زکوٰۃ کاٹی جاتی ہے اور اس کے علاوہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص نے کسی کی امانت لے کر اپنے نام پر اپنے کھاتے میں جمع کیا ہے تو اس پر اس سے زکوٰۃ کاٹی جاتی ہے اور اگر یہ جمع کرنے والا پچاس ہزار جمع کرتا ہے اور ایک لاکھ مقروض ہے وہ نہیں دیکھتے کہ مقروض ہے یا نہیں ہے اس سے بھی کاٹا جاتا ہے۔ سارے کے سارے غیر شرعی طریقے ہیں بلکہ شریعت کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے اس کے علاوہ جب یہ زکوٰۃ کے نام سے وصول کرتے ہیں اس کھاتے سے وصول کرتے ہیں جس کو سیونگ کہتے ہیں اس پر سود ہوتا ہے اس کھاتے سے نہیں کاٹتے ہیں جس کو آپ کرنٹ کہتے ہیں امانت کا کھانا کہتے ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہے جب سیونگ سے سو روپیہ پر اڑھائی روپے کاٹ لیتے ہیں جو چالیسواں حصہ ہو گیا لیکن اگر سو پر دس روپے سود دیا جاتا ہے تو اس کے مالک کو ایک سو ساڑھے سات روپے ملیں گے زکوٰۃ کاٹ دی گئی لاکھ زکوٰۃ کا فلسفہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کاٹنے سے مال کم ہو جائے گا اور یہاں زکوٰۃ بھی ادا ہوگی اور مال بھی بڑھ گیا پھر تو اس نکتے کو اسلام منہی قرار دے دیتا ہے امیں نکتہ یہ ہے کہ جب زکوٰۃ فرض ہو تو مالک اپنے چالیس لاکھ روپے کو تک میں ایک سال نہیں چھوڑتا وہ سمجھتا ہے کہ اسکے اتنے پیسے زکوٰۃ میں چلے جائیں گے تو اس وجہ سے وہ نیوب ویل پر لگائیں گے زراعت کے مسائل حل ہونگے۔ بسیں لیں گے سفر کے مسائل حل ہوں گے۔ مکان بنائیں گے رہائش کے مسائل حل ہونگے تو دکان لیں گے تجارت کے مسائل حل ہوں گے یہ جو زکوٰۃ چالیسواں حصہ اس سے غریب کا امداد اسے ہوتا ہے یہ بالواسطہ طور پر مسئلے کو حل بھی کر لیتا ہے اور سو اس لئے حرام ہے کہ پیسوں پر پیسے ملیں گے نہ وہ مکان بنائیں گے اور نہ وہ دکان بنائیں گے نہ نیوب ویل لگائیں گے اس سے مسائل پیدا ہو جائیں گے اس لئے سود حرام قرار دیا گیا لیکن یہاں پر زکوٰۃ کے دینے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھ جاتا ہے یہ صاف بات ہے کہ پھر سود کی رقم سے کمی ہو جاتی ہے اصل رقم میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور پھر اس سود کی رقم کو زکوٰۃ کسنا یہ دین کی تعریف ہے سود قطعی حرام ہے اور زکوٰۃ قطعی فرض ہے قطعی حرام قطعی فرض کا نام رکھنا یہ اسلام کو تبدیل کرنا ہے جس سے انسان

اسلام سے بھی خارج ہو سکتا ہے اس لئے اس مختصر سے وقت میں اس لئے آگے نہیں بڑھوں گا کہ اسپیکر صاحب نے اشارہ کر دیا ہے کہ میں اپنی بات کو مختصر کروں اس لئے اس کی تفصیل کی ضرورت کسی بھی معزز رکن کو ضرورت ہو تو میں اس کی تفصیل کے لئے ہر وقت تیار ہوں اور یہ میرے بھائی جو دینی علم نہیں رکھتے ہیں ہمارے اوپر یہ حق ہے کہ ہم اس سلسلے میں ان کو پوری تفصیل دیں۔ اللہ ہم سب کو شرعی طریقے سے زکوٰۃ دینے کے طریقے کو رائج کرنے کی توفیق دے اور یہ جو موجودہ طریقہ ہے غیر شرعی ہے اور اس کی ضرور مخالفت کی جائے گی شکر یہ

جناب اسپیکر: مولانا فیض اللہ اخوندزادہ صاحب

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ: جناب اسپیکر یہ جو قرارداد پیش ہو ہے میں اس کی پوری پوری تائید کرتا ہوں اور یہ قرارداد میرا کریم نوشیروانی نے پیش کیا ہے اچھا کیا ہے اور اس نظام میں بہت خامیاں ہیں لیکن اسکی تفصیل اس واسطے نہیں بیان کر سکتے کہ وہ تو بڑا علیحدہ کتاب ہے اس کی تفصیل اس اسمبلی میں نہیں بیان کر سکتے میں نے راجہ ظفر الحق صاحب سے بھی اس بارے میں بات کی اور کہا کہ اگر کوئی خامیاں ہوں تو آپ لوگ کوئی قرارداد پیش کریں ہم انشاء اللہ اس کی تائید کریں گے اور یہاں بلوچستان میں زکوٰۃ کا چیئرمین جسٹس اقبال صاحب ہے اس سے بھی بات کی ہے اس نے بھی کہا ہے اسلام کے لئے تیار ہوں جو آپ لوگ تجاویز پیش کریں گے اسپر عمل درآمد ہوگا بہر حال یہ ایک تجاویز ہماری طرف سے ہے کہ جو اس کے لئے باقاعدہ اسلامی نظریاتی کونسل نے تجاویز پیش کی ہیں قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی میں بھیجا ہے میں اس قرارداد کے متعلق یہ کہتا ہوں کہ ان تجاویز کو سامنے رکھیں پھر اس نظام کی انشاء اللہ اصلاح ہو جائے گی اسلامی نظریاتی کونسل نے باقاعدہ اس کے لئے تجاویز پیش کی ہیں قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی میں ادھر بھیجا ہے ابھی پڑا ہوگا میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں یہ تجاویز پر عمل درآمد ہوگا اصلاح ہو جائے گی

جناب اسپیکر: شکر یہ مولانا امیر زمان صاحب آپ اس پر کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: جناب مختصر سی گزارش یہ ہے کہ جہاں تک زکوٰۃ کا

نظام ہے جس کے بارے میں خیر خواہ صاۃ نے وضاحت کی ہے تو اخوند زادہ صاحب نے بھی وضاحت کی کہ وہ باقاعدہ کتابوں کی شکل میں موجود ہے اب وہ سارا نظام یہاں پر پڑھنا اور پیش کرنا اس کے لئے یہاں وقت ہوگا اور نہ شاید ساتھی اتنی انتظار کر سکیں گے بلکہ میں تمام ساتھیوں سے اور تمام ارکان سے یہ گزارش کروں گا کہ شرعی نظام میں زکوٰۃ کا اصل روح ہے اصل صورت ہے وہ اسلامی نظریاتی کونسل کا جو کتاب یہاں پیش ہو اسب ساتھیوں کے سامنے اس میں باقاعدہ تفصیل موجود ہے اور جہاں تک قرارداد کی بات ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے بات یہ ہے کہ آپ فرض کریں یہ جو سود ہے ایجوکیشن میں بھی ہیلپتھ میں بھی ہے اور اس طرح کے باقی محکموں میں بھی ہے لیکن اس میں جو گناہ کی بات ہے وہ یہ ہے کہ ایک سودی نظام پر زکوٰۃ کا نام رکھنا یہ درحقیقت گناہ ہے الام کے ساتھ ظلم کی بات ہے ایک حرام چیز پر آپ نے اس چیز کا نام رکھ دیا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے۔ تو مختصر گزارش یہ ہے موجودہ جو زکوٰۃ کا نظام ہے یا جو عشر کا نظام ہے چاہے جیسے خان صاحب نے کہا تقسیم کار ہے اور یا کلوگوں سے وصولی ہے دونوں جو ہے اس وقت اسلام کے خلاف ہے نہ عشر نظام ہمارے اسلام کے مطابق ہے اور نہ زکوٰۃ کے نظام اسلام کے مطابق ہے اور پھر دوسرا گناہ کی بات یہ ہے جیسے میں نے پہلے کہا کہ ایک حرام چیز پہ اللہ تعالیٰ کے ایک فریضے کے نام رکھ کے مسلمانوں کو ایک ایسے گناہ میں مبتلا کرنا کہ اللہ کے سامنے سارے مسلمان ایک طرح کے جس طرح کے آپ اللہ کے سامنے پیش ہو گناہ بھی کریں اور اسکو حلال بھی سمجھے یہ مرے خیال میں بہت بڑی زیادتی ہے اب تقسیم بھی کرتے ہیں اور جب تقسیم کرتے ہیں تو تقسیم بھی شریعت کے خلاف جس کو دیتے ہیں اس کو کہتے ہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے وصول بھی کرتے ہیں آدمی سے پیسے اور جب وصول کرتے ہیں تو اس کو کہتے ہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے جناب اسپیکر قطعاً نہ عشر کا نظام زکوٰۃ کے مطابق ہے اور نہ زکوٰۃ کا نظام اسلام کے مطابق ہے تو لہذا مختصر مجھے یہ گزارش کرنی ہے جب یہ سارے اسلام کے مطابق نہیں ہے تو اس قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے اس کی آخر میں ایک چھوٹی سی گزارش کروں گا کہ آخر میں جو لکھا ہے کہ موجودہ نظام

پر نظر ثانی کر کے نظام زکوٰۃ اور عشر کو اسلامی نظریاتی کونسل کے سفارشات کے مطابق بنایا جائے صرف اتنی میں گزارش کرونگا اور وہ سفارشات میرا خیال میں تمام ساتھیوں کے سامنے موجود ہے اور قومی اسمبلی کے فلور پہ بھی آپکی ہے اور اس میں جو علماء کی رائے ہے ملک کے دانشور اور وکلاء حضرات ہیں سب کے آراء موجود ہیں اور یہاں ہمارے صوبائی اسمبلی کے فلور پہ بھی آپکی ہے تو صرف میں اتنی ہی گزارش کرونگا اس کے ساتھ ادھر تو یہ لکھا ہے کہ نظر ثانی کر کے اس کے شرعی قوانین کے مطابق منضبط کریں اس میں تو ایسی بات نہیں ہے جیسے اس کو ابھی خان صاحب دیکھ رہے ہیں اسمیں ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ اس کے ساتھ ہمارا اتفاق نہیں ہے دیکھنے میں اعتراض نہیں ہے لیکن اسمیں مسئلہ یہ ہے کہ آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے مرکزی حکومت اب چاہتی ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے سفارشات میں ہم کوئی نہ کوئی ایسے مسئلہ ڈھونڈ لے کہ کئی نئی یہ آواز آجائے اس کے مطابق حلال کوئی کام نہ ہوتا کہ ہم دوبارہ اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس لے جائے اور جو اس وقت مرکزی حکومت اس سے جان چھڑاتی ہے تو خان صاحب سے یہ میری گزارش ہے کہ آپ اس میں بصد نہ ہوں اگر ہم نے یہ بات ڈال دیا تو وہ اس طرح کر لیں گے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے سفارشات دوبارہ اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس لے جائیں گے تو اس خدشے کے بنیاد پہ ہم ساتھ یہ لگا دینگے کہ موجودہ نظام پر نظر ثانی کر کے نظام زکوٰۃ اور عشر کو اسلامی نظریاتی کونسل کے سفارشات کے مطابق بنایا جائے شکر یہ

جناب اسپیکر: جی جناب مندوخیل صاحب

جناب اسپیکر: اس میں اپنی طرف سے ایک ترمیم تجویز کر رہا ہوں آخری فقرے میں نہ وہ زکوٰۃ واضح کرنے اور تقسیم کرنے کے موجودہ نظام

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: اس میں دونوں

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاں دونوں یعنی اس میں تقسیم کرنے کا لفظ بھی اگر

آجائے آخری فقرہ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے رجوع کریں کہ وہ زکوٰۃ واضح کرنے اور تقسیم کرنے موجودہ نظام پر نظر ثانی کر کے اور عشر کو اسلامی نظریاتی کونسل کے رپورٹ کے مطابق یا وہ جو الفاظ ہے

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: جناب اسپیکر تقسیم اور وصولی دونوں

جناب اسپیکر: تو آپ نے شاہ صاحب کچھ بولنا ہے

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: یہ فقرے صحیح ہو گئے جناب یہ تو ہم تصدیق کرتے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں اب اس زکوٰۃ کا نظام سے تو ہندو بھی متفق نہیں ہے ہندو بھی اس نظام کا مخالفت کرتے ہیں ہم ضرور کریں گے اب جب ہندو کوئی نظام کے مخالف ہو تو بڑے افسوس کے بات یہ ہے کہ مسلمان اس کی مخالفت نہ کریں

جناب اسپیکر: سید احسان شاہ صاحب آپ بولیں گے آپ نے پہلے ہاتھ کھڑا کی تھا یا تارا چند صاحب کو بولنے دیتے ہیں

سید احسان شاہ وزیر: سر میں دو منٹ ہی لوں گا

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے شاہ صاحب آپ بولنے پھر اس کے بعد آپ بولنے

سید احسان شاہ وزیر: شکر یہ جناب اسپیکر زیر بحث قرارداد ۵۱ نمبر جو زکوٰۃ سے متعلق ہے جناب والا میں اس سلسلے میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا صرف اتنی ہی گزارش ہے کہ جس طرح ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اسلام کے قانون میں انسانیت کی بھلائی کے لئے انسانوں کو ایک بہتر معاشرہ میسر کرنے کے راز چھپے ہوتے ہیں اسی طرح سے یہ نظام زکوٰۃ اسلامی معیشت کا ایک حصہ ہے دوسرے معنوں میں اگر ہم یہ کہیں کہ اسلامی معاشرہ میں زکوٰۃ کی حیثیت ایک انشورنس کی ہے جس طرح کے آج کل یورپین ممالک نے لائف انشورنس اور

دوسری چیزیں متعارف کی ہے تو اسلامی نظام میں معیشت میں آپ کو یوں سمجھ لیجئے۔ یہ ایک انشورنس کا کام دیتا ہے زکوٰۃ اگر ایک معاشرہ میں صحیح طور پر زکوٰۃ دی جائے اور ان حق داروں کو زکوٰۃ ملے جو کہ واقعی اس کے مستحق ہیں تو اس معاشرے میں کسی کو کل کی فکر کی ضرورت نہیں ہوگی کہ کل اس کے مرنے کے بعد اسکے چوں کی تعلیم اس کے چوں کے روزگار اور ان کا گزر بسر کس طرح سے ہو گا تو جناب والا یہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک اسلامی نظام ہے معیشت ہے یہ lat-est نظام معیشت ہے اس سے پہلے دنیا میں سرمایہ دارانہ نظام معیشت تھا جس نے بہت ساری خرابیاں پیدا ہوئی تو میں اس سلسلے میں اتنا ہی کہوں گا جناب والا کہ زکوٰۃ کو عین اسلامی اصولوں کے مطابق جو صاحب حیثیت ہے ان سے لی جائے اور جو مستحقین ہے ان میں انصاف کے ساتھ تقسیم کیا جائے اس سلسلے میں قرآن شریف کے ہدایات واضح ہے مختلف حدیث سے مدد لے سکتے ہیں میں عالم دین نہیں ہوں اتنے گہرائی میں نہیں جاتا میری اتنی ہی گزارش ہے کہ اگر علماء کرام یہ سمجھتے ہیں کہ اس نظام میں کوئی کوتاہی ہے تو جفا طور پر اس کی بہتری کے لئے اقدامات کئے جائیں شکریہ جناب اسپیکر

جناب اسپیکر : شکریہ جی ڈاکٹر تارا چند صاحب

مولانا امیر زمان سینئر وزیر : جناب اسپیکر ایک بات کی وضاحت کر دوں احسان شاہ صاحب نے ایک بات کر دی کہ زکوٰۃ ایسے ہے جیسے انشورنس معاشرے کے لئے نہ جی اس میں فرق ہے پھر وہی بات آجائے گی انشورنس کے متعلق خیرات جو ہے وہ ہو سکتا ہے اور یا جو بیت المال کے جو مسئلہ ہے وہ بھی ہو سکتا ہے لیکن عشر اور زکوٰۃ اس کا نام انشورنس نہیں ہے اور نہ وہ انشورنس کے کام دیتی ہیں اس کا علیحدہ نظام ہے اس سے ہٹ کر پھلک خیرات انشورنس کے ساتھ اگر ہو تو ہو سکتا ہے

جناب اسپیکر : شکریہ جی ڈاکٹر تارا چند جی

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ اسلامی قوانین کے حوالے سے یہ اہم قرارداد ہے اور حیثیت رکن اسمبلی ہم نے ہر وقت اسلامی قوانین کی بھرپور حمایت کی حیثیت اقلیتی رکن اسمبلی تو ہم اس دن کے منتظر ہے جب اس ملک میں اسلامی نظام نافذ ہو چونکہ قرآن پاک میں بار بار اقلیتوں کو برابر کے حقوق کا درس دیا گیا ہے۔ مختصر از کوۃ کی روح کے حوالے سے مجھے اتنی معلومات نہیں البتہ میں مولانا امیر زمان صاحب کے موقف کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور آخر میں یہ ایک سوال کہ اقلیت فرقہ سے تعلق رکھنے والا صاحب حیثیت شخص زکوٰۃ دینے کے کوائف رکھتا ہو کیا وہ زکوٰۃ دے سکتا ہے یہ میرا سوال ہے مہربانی

جناب اسپیکر: شکریہ جی جناب مولانا صاحب اللہ داد خیر خواہ صاحب کیا آپ جواب دیں گے۔

مولانا اللہ داد خیر خواہ وزیر: جناب والا میں ڈاکٹر تارا چند صاحب کچھ بات کا بھی احترام کرتا ہوں اور جن حقائق کی انہوں نے نشاندہی کی واقعی یہی حقائق ہے کہ اسلام میں اقلیتوں کے لئے برابر کے حقوق ہیں زندگی کے بنیادی اصولوں میں بالکل مسلم اور غیر مسلم برابر ہے یہاں تک انہیں اپنے عقیدہ کے مطابق عبادت کرنے کی بھی آزادی ہے ان کا مال ان کی جان اور ان کی عزت اسی طرح محترم ہے جس طرح یا کہ مسلمان کی ہے ضروریات زندگی چاہے وہ راشن کا ہویا پانی کا ہویا بجلی کا ہویا راستے کا ہویا شفاخانہ کا ہو ان میں بھی وہ مسلمانوں کی طرح برابر کے حق دار ہیں اور اس کے علاوہ انہوں نے جو سوال کیا ہے کہ کیا ایک اقلیتی رکن یا ایک غیر مسلم جو یہاں کا زمی کمالات ہے جو اس ملک کے قانون کا پابند ہے یہاں کا شہری ہے اور زمین کمالات ہے جس کی حفاظت یہاں تک فرض ہے امام ابو حنیفہ جن کے ہم تقلید کرنے والے ہیں ان کے مذہب کے مطابق اگر ایک مسلمان ناحق اس زمی کو قتل کر دیتا ہے اس قصاص کا بطور رپ اس مسلمان کو مارا جائے گا وہاں پر ان کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ نیکی کا کوئی کام بھی ہو وہ آزادی سے کر سکتا ہے البتہ اس کا نام زکوٰۃ نہیں ہو گا خیرات ہو گا۔ خیرات کے معنی نیکی اس نیکی کو ضرور

کر سکتا ہے اس دنیا میں اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نیکی کا اجر بھی ملے گا سہولیات کی صورت میں تعاون کی صورت میں لہذا میں یہ نہیں کہوں گا کہ آپ اس طرح کے نیکی کے کام سے اپنے آپ کو روک دیں بلکہ ضرور اس نیکی کو کریں زکوٰۃ غیر مسلم پر اسلامی قانون کے مطابق فرض نہیں ہے البتہ مسلمانوں کا تعاون اور انسانوں کا تعاون یہ مسلم بھی کر سکتا ہے اور غیر مسلم بھی کر سکتا ہے یقیناً یہ بڑی نیکی کو کریں زکوٰۃ غیر مسلم پر اسلامی قانون کے مطابق فرض نہیں ہے البتہ مسلمانوں کا تعاون اور انسانوں کا تعاون یہ مسلم بھی کر سکتا ہے اور غیر مسلم بھی کر سکتا ہے یقیناً یہ بڑی نیکی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

جناب اسپیکر: آنپرنس موسیٰ جان

پرنس موسیٰ جان وزیر: بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ ہم تو ویسے بھی زکوٰۃ دیتے ہیں لیکن ہنگامہ میں جو پیسے پڑے ہیں ان پر جو وہ زکوٰۃ کاٹتے ہیں میرے خیال میں وہ ایک چور جیب سے دوسری چور جیب میں پیسے جائیں گے میں یہ مولانا صاحب سے کہتا ہوں کہ اگر وہ تفصیل میں جائیں گے تو شاید بات لمبی ہو جائے گی ویسے جمعہ نماز کا وقت ہو رہا ہے وہ ہمیں بعد میں بتادیں کیا ہم ہنگامہ کی زکوٰۃ دیدیں یا جو ہم زکوٰۃ دے رہے ہیں یا ہنگامہ کی زکوٰۃ ہم بعد کر دیں میں مولانا صاحب سے یہ احتجاج بھی کروں گا کہ ہمارے ہندو جنہیں ہمیں اقلیت کہنا چاہئے تھا وہ ہمارے اقلیتی بھائی ہیں مولانا صاحب پر اعتراض کرتا ہوں اور

احتجاج کرتا ہوں اور رکوٹس کرتا ہوں کہ He should change his tone.

شکر یہ جناب۔

مولانا امیر زمان: جناب والا میں آپ سے ایک گزارش کروں گا اس کی آپ مجھے اجازت دے دین میرے خیال میں اس اسمبلی میں زکوٰۃ لینے والے سارے ہیں دینے والا کو ۸۷ نہیں ہے جب دینے والا ایک بھی نہیں ہے پرنس صاحب کو کیا دلچسپی ہے لینے کی بات کریں کہ انہوں نے لینا کس طرح ہے۔

جناب اسپیکر : معزز اراکین میں نے اس قرارداد میں ایک ترمیم لکھی ہے آپ ذرا غور فرمائیے یہ دوسرا پیر الہذا جہاں سے جہاں شروع ہوتا ہے مولانا اللہ داد خیر خواہ صاحب آپ بھی دیکھئے گا لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ زکوٰۃ اور عشر کے وضع کرنے اور تقسیم کرنے کے موجودہ نظام پر نظر ثانی کر کے اسے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق بنایا جائے

جناب اسپیکر : درست ہے جی جناب اب سوال یہ ہے کہ کیا ترمیم شدہ قرارداد کو منظور کیا جائے لہذا قرارداد منظور ہوئی مہربانی شکر یہ قرارداد ترمیم شدہ شکل میں منظور کی گئی جناب اسپیکر اگلی قرارداد نمبر ۵۲ ہے جناب جان محمد جمالی صاحب کی

میر جان محمد خان جمالی : بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب اسپیکر میں قرارداد پڑھتا ہوں چونکہ ملک کی موجودہ آبادی کا تقریباً نصف سے زیادہ حصہ خواتین پر مشتمل ہے لیکن انہیں ان کے مسائل کے حل کے لئے قومی اسمبلی، سینٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں نمائندگی نہ ہونے کی بناء پر قومی سطح پر خواتین کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ان اداروں میں خواتین کی نمائندگی ضروری ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ قومی اسمبلی، سینٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں خواتین کی نشستوں کو بحال کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جائے

جناب اسپیکر : قرارداد یہ ہے کہ چونکہ ملک کی موجودہ آبادی کا تقریباً نصف سے زیادہ حصہ خواتین پر مشتمل ہے لیکن انہیں ان کے مسائل کے حل کے لئے قومی اسمبلی، سینٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں نمائندگی نہ ہونے کی بناء پر قومی سطح پر خواتین کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ان اداروں میں خواتین کی نمائندگی ضروری ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ قومی اسمبلی، سینٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں خواتین کی نشستوں کو بحال کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جائے

جناب اسپیکر: میں محرک سے گزارش کرونگا کہ وہ قرارداد پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

میر جان محمد خان جمالی: جناب اسپیکر قراردادوں کے حوالے سے وہ بھی پرائیوٹ ممبر ڈیز پر مولانا امیر زمان خان نے کہا کہ ہم یہ قرارداد دے دیتے ہیں شنوائی بھی نہیں ہوتی ایک دن تو وہ یہ بھی کہ گئے کہ ایسا لگتا ہے کہ آئین معطل ہے I am quoting him میں آئین معطل کی جگہ یہ کہتا ہوں کہ آئین پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے اسی سلسلہ میں میں کل کسی سے ذکر کر رہا تھا جناب اسپیکر کہ قراردادیں ت وہم دیتے ہیں شنوائی نہیں ہوتی تو پھر انہوں نے مثالیں دیں شنوائی شنوائی۔ مولانا صاحب آپ بھی پٹھان ہم بھی بلوچس ہماری اردو ویسے ہی پیدل ہے ایک پشاور کی انگریزی ڈبلی کے ایڈیٹر تھے انہوں نے آج کل اپنا face lift کر لیا ہوا ہے انہوں نے مجھے مثالیں ان قراردادوں کے حوالے سے اور ہمارے مطالعوں کے حوالے سے دی انہوں نے کہا کہ میں بٹ برادری کا ہوں تو ہماری مثالی دیکھ لیں کیا پتہ آپ کی قراردادوں کا یہی حشر ہوکتے ہیں کہ آپ کا جوٹیور ہے تین سال یلیاٹ سال جو بھی ہوتا ہے یہ اسی طرح ہے۔ اس نے کہا تھا بارہ سے شروع کیا اور تین سے تک کھاتا رہا لوگوں نے کہا بس نہیں کر دے تسی کتا ہے کہ ادھر لکھا ہوا ہے بارہ سے تین سے تک تو اسی حوالے سے ہماری اسمبلی کا جوٹیور ہے اس میں تو ہم کرتے رہیں گے یہ ہمارے اوپر فرض ہے چونکہ ان کو کرتے رہیں گے یاد دلاتے رہیں گے پھر انہوں نے دوسری مثال دے ماری کہا آپ کو پتہ ہے ہماری برادری کھانے پینے کی بہت شوقین ہے ہم نے کہا بالکل کہا آپ کی قراردادوں کا بھی وہی حشر ہوتا ہے اپنی مثال انہوں نے دی کہ ایک بٹ صاحب کھانپہر جا کر بیٹھ گئے خوب کھایا کھلایا میزبان تنگ آ گیا اس نے کہا تسی رج

نہیں گئے ہو کتا ہے کہ میں رنجیتے نہیں تھک ضرور گیاوری تو ہماری قراردادوں کی اگر وہی مثالیں ہیں وہی طریقے ہیں اس کے باوجود بھی چونکہ ضرور کرنا ہے ان لوگوں کو اگرچہ کتنا نہیں کریں گے تو وہ بھول ہی جاتے ہیں حقوق سے شروع ہوئے تھے ابھی ہم قرضہ مانگنے پر آگئے صوبے کی حیثیت سے یہ پھر اپنے حزب اختلاف والوں کی بھٹی ترجمانی کروں گا کہ انہوں نے ملی کہا ہے کہ جناب بلوچستان کے حقوق کے لئے جو بھی کریں گے متفقہ عمل کریں گے یہ تو مستقبل میں ہو گا کل ہماری متفقہ قراردادیں آئیں گی لیکن جہاں آدھی آبادی خواتین کی ہو ان کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہو ہمارے تو ترائیس حلقے ہیں بشمول اقلیت کے ایک خاتون بھی نہیں آسکی ہے اس اسمبلی میں یہی حشر صوبہ سرحد کی اسمبلی کا ہے ہاں پنجاب میں ایک آدھ آگئی ہو تو اور بات ہے وہ ادھر تعلیم اور دیگر سہولیات زیادہ ہیں اور سندھ میں اگر ایم کیو ایم کے حوالے سے ڈائریکٹ آگئی ہیں تو صحیح یاد نہیں ہاں سینٹ میں ہیں نیشنل اسمبلی میں آدھی آبادی کو جب آپ اپنے ساتھ نہیں لے کر چلیں گے تو ترقی کیسے کریں گے اور پڑھی لکھی آبادی آپ کے سامنے ایران کی مثال ہے ان کا ڈریس کوڈ آپ دیکھ لیں وہی ڈریس کوڈ میں رہتے ہوئے کلاشکوف کو ہاتھ میں لے کر شریک سفر ہیں اور پچھلے دنوں آپ کو یاد ہو گا کہ صدر ایران کی بیٹی آئی تھی اور انہوں نے اپنے ملک کی بہت سی چیزوں کی وکالت کی اور خواتین کی انہی ڈریس کوڈ میں رہتے ہوئے جب ایکشن کا وقت آتا ہے ہم جتنے اراکین ہیں بغیر خواتین کے ووٹ کے کیسے جیت سکتے ہیں اس وقت تو سوزوکی وین میں بھی تھدونس کے لارے ہیں پک اپ میں بھی لارے ہیں شناختی کارڈ پر ان کی تصویر نہیں ہے تو پانچ پانچ دفعہ کپڑے پھینا کر کبھی ووٹ کاسٹ کر رہے ہیں اس وقت تو ہمیں خیال نہیں آتا لیکن جب ان کے حقوق کی بات آتی ہے ان کے شراکت کی بات تو اس وقت ہماری کچھ اور رائے ہوتی ہے کہتے ہیں کہ معاملہ کمیٹی میں ہے جو کمیٹی فیصلہ کرے یا یہ کمیٹی کب فیصلہ کرے گی آدھی آبادی کی تو کوئی نمائندگی ہی نہیں ہے کل ہی میں ایک لوکل اخبار میں پڑھ رہا تھا اسولہ سیاسی جماعتوں نے اور ایسوسی ایشن نے ان سیٹوں کی بحالی کی حمایت کی ہے کل کی خبر ہے یہ میں قانونی طور پر تو نہیں پیش کر سکتا ہوں لیکن حوالہ دے سکتا ہوں ت وہی

چیزیں آپ کے سامنے ہے جب آپ کی آدھی آبادی شریک نہ ہو ترقی کے سفر میں تعلیم کے سفر میں ان کی اپنی باتیں بتانے کے سفر میں آپ کیسے ترقی کریں گے ایران کی مثال آپ کو دے دی ہے وہی ایران جہاں پیرس کی مثالیں دی جاتی تھیں اتنا ماڈرن تھا جیسے پیرس رہنویوم وہی استعمال کرتے تھے نخرے بھی وہی تھے فیشن بھی وہی تھا آج ایران کو دیکھیں یہ بھی ہو سکتا ہے کیوں نہیں یورپ اور امریکہ میں جو ہماری مسلمان خواتین ہوتی ہیں کیا وہ ادھر نہیں رہ رہی ہیں ادھر تعلیم نہیں حاصل کر رہی ہیں ادھر ڈومیسٹک وائف نہیں ہے ایجوکیشن نہیں ہے ڈاکٹر نہیں ہے یو این کے اداروں میں مسلمان خواتین کام کر رہی ہیں تو یہ کیوں ہو رہا ہے آئے اس اسمبلی سے آگے بڑھتے ہیں اور خدا کے فضل سے ساری جماعتوں کا اس پر اتفاق بھی ہے۔ ہاں مولانا صاحبان کی رائے ضرور مختلف ہے وہ اپنی رائے ضرور دیں گے تو میری یہ گزارش ہے اس قرارداد کو منظور کیا جائے شکریہ

مداخلت

جناب اسپیکر: جو بولنا چاہتے ہیں بولیں میری طرف سے اجازت ہے

میر جان محمد جمالی: رحیم صاحب آہنہ کر لیں مولانا صاحب آج پہلے بولیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: میرا کوئی اعتراض نہیں ہے

جناب اسپیکر: مولانا صاحب فلور آپ کو دیتا ہوں بسم اللہ کریں

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: بسم اللہ الرحمن الرحیم حمد وہ در رسول الکریم جناب

اسپیکر آپ کے آخری ریماڈر کس کے مطابق فلور آپ نے دیا جان صاحب کو کیا خدشہ ہو گیا مرے

ذہن میں جو بات ہے آپ نے فلور دے دیا عرض کروں گا اگر کوئی صاحب بولنا چاہتا ہے تو اجازت

ہے۔

جناب اسپیکر جمالی تک جام صاحب کی قرارداد ہے جو خواتین کی سیٹوں کے متعلق لایا ہے۔ اس

میں یہ نہیں ہے کہ ہم خواتین کے خلاف ہیں خواتین تو میرے خیال میں جب ہماری وزیراعظم بھی بن سکتی ہے اور ہامرے ڈپٹی چیئرمین بھی بن سکتی ہے اور اس وقت فوڈ منسٹر بھی خاتون ہے یہ سارے ہیں اور یہ میں اس لئے نہیں کہتا ہوں کہ ہم خواتین کے مخالف ہیں یا جان جمالی کی خواتین کے ساتھ اتنی دلچسپی ہے درحقیقت موجودہ نظام کی جو صورت حال ہے وہ اس طرح گندہ اور خراب ہو گیا ہے جیسے ایک صاحب نے کارٹون بنایا نظام کے حوالے سے یا خواتین کے حوالے سے یہ انہوں نے دکھایا آپ کو پتہ چل جائے گا۔ مریا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یاک تو ہمیں یہ بتایا جائے مرکزی سطح خواتین کی حالی کے لئے ایک باقاعدہ کمیٹی بنائی ہے وہ کمیٹی اس وقت غور کر رہی ہے ہم اس کیلئے کیا طریقہ کار وضع کر سکتے ہیں جب مرکزی حکومت نے باقاعدہ طور پر ایک کمیٹی بنائی ہے اور اس پر غور کر ہیہ ہے تو یہاں قرارداد لانے کی کیا ضرورت پڑی ہے۔

۲۔ ہمیں یہ بتایا جائے کہ یہ جو خواتین کی سیٹوں کی قرارداد ہے افادیت اور اس کی ضرورت کیا ہے اگر خواتین کی سٹیٹس بحال ہو جائیں کیا ہوگا اور ساتھ میں یہ بتایا جائے کہ ان کی ضرورت کیا ہے وہ ضرورت ہمیں بتایا جائے اگر ہم کہتے ہیں ہم خواتین کے لئے باقاعدہ مخصوص سٹیٹس رکھیں تو یہ ہمیں بتایا جائے جو اس وقت یہاں اسمبلی میں ترتالیس ممبر حضرات موجود ہیں کیا یہ خواتین کے ووٹ سے نہیں آئے خواتین نے ان کو ووٹ نہیں دیئے ہیں تو جتنے خواتین نے ووٹ دئے ہیں اتنے ووٹ مردوں نے دیئے ہیں تو اس کا مقصد یہ ہے کہ میں ہوں یا خان صاحب ہے ہم بیک وقت دونوں کی نمائندگی کرتے ہیں ہم دونوں طرف کے نمائندے ہیں خواتین کے بھی نمائندے ہیں اور مرد کے بھی نمائندے ہیں فرض کریں مرے ووٹوں میں چھ ہزار ووٹ مردوں کے ہیں اور چار ہزار ووٹ خواتین کے ہیں جیسے میں چھ ہزار کی نمائندگی کرتا ہوں ایسے چار ہزار کی بھی نمائندگی کرتا ہوں لیڈرز کو اگر پانی کی ضرورت ہے تو میں واٹر سپلائی کی بنیاد پر نمائندگی کرتا ہوں اگر ہسپتال کی ضرورت ہے تو میں ڈسپنری کی بنیاد پر نمائندگی کرتا ہوں۔ اگر جٹ میں کوئی پیسے رکھنے کی ضرورت ہے تو میں ان کی نمائندگی کرتا ہوں اس علاقے کے لئے اگر ڈیم کی ضرورت ہے تو میں نمائندگی کرتا ہوں ہاں اگر گاؤں کی بات ہے تو جیسے جان صاحب نے

کما تھا وہ تو میں نمائندگی نہیں کر سکتا ہوں اور آپ بتائیں اس مقصد کے لئے یہاں اسمبلی میں پھر کیا ضرورت ہے جی۔ حمل کی صورت میں اولاد دینے کی صورت میں تو اسمبلی میں نمائندگی کی ضرورت تو نہیں ہے جی وہ تو صرف ہسپتال میں ضرورت ہے کب ہم نے کہا کہ ہسپتال میں لیڈیز ڈاکٹر نہ ہوں؟ اور اگر ضرورت ہے تعلیم کے لئے کب ہم نے کہا کہ ایجوکیشن میں وہاں پہ لڈیز ٹیچر نہ ہوں؟ جی یہ کب ہم نے انکار کیا ہے؟ اب یہاں پہ آپ بتائیں اسمبلی کے اندر جب اسمبلی کے اندر حمل اور تولد کا سلسلہ آجاتا ہے تو یہاں پہ کیا ضرورت پڑے گی یہ تو ہسپتال میں ہے اور جہاں تک نمائندگی کی بات ہے اگر نظام کی بات آتی ہے مثلاً ابھی زکوٰۃ کی بات ہو رہی تھی اب زکوٰۃ اگر لیڈیز کی ہے یا مرد کی ہے مرد نے دینا ہے یا لیڈیز نے دینا ہے تو نمائندگی تو میں کر رہا ہوں اس نظام کے متعلق تو میں بول رہا ہوں اور اس نظام کے متعلق تو میں لیڈیز اور مرد سب کے لئے ایک بات کرتا ہوں ایسا تو نہیں ہے کہ میں کہتا ہوں کہ لیڈیز کا نظام علیحدہ ہو تو پھر اس صورت میں یہاں ضرورت ہوگی کہ ایک لیڈیز نمائندہ ہو اور نہ ہم نے یہ کہا ہے کہ مرد کے لئے علیحدہ نظام ہو آپ ہمیں یہ بتائیں کہ اسمبلی میں بیٹھنے کے لئے کیا ضرورت پڑی ہے کہ یہاں لیڈیز کی نمائندگی ہو؟ اور ساتھ ہی تیسری گزارش میں یہ کروں گا اگر یہاں پہ لیڈیز کی مخصوص نمائندگی کی ضرورت تھی جیسی اقلیت کے لئے تو اس کا مقصد تو یہ ہے جیسے اقلیت کے لئے ایک مخصوص نمائندگی کی ضرورت ہے اس طرح لیڈیز کے لئے بھی ایک مخصوص نمائندگی کی ضرورت ہے تو اس میں خدا را آمین میں ہر ترمیم کم از کم کریں کہ وہ ہمارے سیٹوں پہ تو کھڑے نہ ہوں جیسے اقلیت والے ہمارے سیٹوں پہ کھڑے نہیں ہو سکتے ارہم اقلیت کی سیٹ پہ کھڑا نہیں ہو سکتے وہاں پہ کاغذات جمع نہیں کر سکتے ہیں تو اس طرح یہ بھی آمین میں ترمیم کرائیں کہ عابدہ حسین کے سیٹ پہ میں نہیں کھڑا نہیں ہو سکتے وہاں پہ کاغذات جمع نہیں کر سکتے ہیں تو اس طرح یہ بھی آمین میں ترمیم کرائیں کہ عابدہ حسین کے سیٹ پہ میں نہیں کھڑا نہیں ہو سکتا جی اور وہ پھر میرے سیٹ پہ کھڑا نہیں ہو سکتا یہ تو سرکار اس کی وضاحت کرے یہ ترمیم تو کم از کم لائیں ان کی سیٹیں علیحدہ ہوں اور ہماری سیٹیں علیحدہ ہوں اور جب یہ سارے ہو گئے یہ تو آپ بڑیں کہ قرآن

کی کیا ہدایات ہیں اور حدیث میں کیا ہدایت ہے قرآن کا تو کہنا یہ ہے کہ جب وہاں سے یہ ہدایت ہے یہاں پہ یہ ہدایت ہے کہ اس کے لئے مخصوص سینیٹیں رکھتے ہیں تو یہ اس طرح ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے سیٹ پہ کھڑا ہو سکتے ہیں لوگوں کے جہاں پہ جمہوریت ہے پیٹک عورت کو میرے جگہ پہ ووٹ دیں میں جب اس سیٹ پہ کھڑا ہوں جب لوگوں کی چاہت ہے تو مجھے ووٹ دیں۔ اگر عورت میرے جگہ پہ آگ، اسمبلی میں تو وہ میری نمائندگی کرے گی اگر میں آیا ہوں تو میں اس کی نمائندگی کرتا ہوں اگر آپ باقاعدہ طور پہ اس کے لئے سینیٹیں مخصوص کرتے ہیں تو اسکا مقصد یہ ہے کہ ہماری عورت کی توجہن ہوتی ہے ہم اس کو اقلیت کے ساتھ برابر کرتے ہیں جیسے اقلیت کے لئے مخصوص سینیٹیں ہیں کیوں؟ کیونکہ اقلیت کا ایک علیحدہ مذہب ہے اور اسلام میں اس کے لئے ایک علیحدہ مقام ہے تو اس لئے ہم نے بھی یہ رکھ دیا لوگوں کے ذہن میں کہ خواتین کے لئے بھی اسلام میں اس طرح کا ایک الگ مقام ہے جیسے کہ اقلیت کے لئے ہے سیٹ کی بنیاد پہ اگر پردے کے حوالے سے ہے یہ تو ماننا ہوں اگر دوسرے حوالے سے ہے تو میں ماننا ہوں اگر والدین کے حقوق کے حوالے سے ہے وہ تو والدین کی بات ہے وہ تو بچے کی بات ہے اگر لیڈرز کی وہ ضرورت ہے جو میں نے کہا تھا وہ تو اس اسمبلی میں نہیں ہے اگر اس بنیاد پہ جو ضرورت ہے جیسے کہ آج کل ہم اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں اس کے متعلق قراردادیں آرہی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تو ہم نمائندگی کرتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب بھی آگئے اب میں اس کے سامنے یہ گزارش کروں گا کہ کیا آپ جس حلقے سے منتخب ہیں اس حلقے سے آپ کو اس حلقے کے لیڈرز نے ووٹ نہیں دیا ہے؟ اور جس حلقے سے میں منتخب ہوا اس حلقے کے لیڈرز نے مجھے ووٹ نہیں دیا ہے؟ اچھا یہ الگ بات ہے کہ جان صاحب نے اس بات کا اقرار کیا تھا ہم سوچ رہے تھے کہ بھائی یہ ہمیں ہمیشہ اسمبلی میں کیوں آتے ہیں؟ تو جان نے اقرار کر دیا کہ چونکہ لیڈرز کا شناختی کارڈ پہ فونو نہیں ہے ہم چار پانچ دفعہ اس بچاروں سے ووٹ ڈالتے ہیں تو جان نے کم از کم فونو پہ اقرار کر لیا کہ جمالی حضرات ہمیشہ کے لئے دھاندلی کرتے ہیں تو ایک دفعہ آپ خواتین پہ وہ ظلم کرتے ہیں۔ مداخلت

مولوی امیر زمان (سینئر منسٹر): نہیں نہیں ان کے اپنے الفاظ ہیں انہوں نے خود

میر جان محمد خان جمالی : میں نے یہ تو نہیں کہا ہے کہ آئین معطل ہو جاتا ہے پاکستان

کا۔

جناب اسپیکر : آپس میں بات نہ کیجئے مجھ سے مخاطب ہو کے بات کیجئے

مولوی امیر زمان (سینئر وزیر) : اب جہاں تک یہ بات کرتے ہیں کہ جان نے کہا تھا کہ آئین معطل نہیں ہے وہ تو اپنی بات کرتے ہیں ہاں ہم کم از کم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آئین کے کچھ دفعات اس طرح ہیں کہ اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے جی ضروری ہے کہ اس پر عملدرآمد ہو اب آپ بتائیں کہ اگر ساتھیوں کو یہ دفعہ یاد آگے کہ آئین میں یہ وضاحت موجود ہے کہ لیڈیز کے لئے مخصوص سینیٹ ہوں تو یہ دفعہ کیوں ساتھیوں کو یاد نہیں ہے کہ آئین میں یہ لکھا ہوا ہے کہ دس سال کے اندر تمام قوانین اسلامی ہوں اور دو سال کے اندر اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات اسمبلی کے فلور پہ آئیں اور دو سال کے اندر اس پہ قانون سازی ہو اور پاکستان میں کوئی ایسی قانون نہیں بن سکتا جو اسلام کے خلاف ہو جی توجہ اس وقت مرکزی حکومت جان کی ہے اور اس کو یہ دفعہ تو یاد آتے ہیں اور وہ دفعہ کیوں بھول جاتے ہیں جو دفعہ اس قوم کے مفاد میں ہے اس ملک کے مفاد میں ہے اور وہ دفعہ جس دفعہ کے لئے ہم نے اس ملک کو بنایا ہے اور حاصل کیا ہے اس مقصد کے لئے کہ جہاں پاکستان میں اسلامی قوانین ہوں گے اور آپ مجھے یہ بتائیں کہ پچاس سال کے بعد ہم گولڈن جوبلی منا رہے ہیں اور گولڈن جوبلی کی تقریبات میں برطانیہ کی ملکہ آکر یہاں شرکت کرتے ہیں اب کیا اس ملکہ کو اس بات پر شرمندگی نہیں ہونی چاہئے کہ وہ پچاس سال کے بعد ہماری تقریبات میں شرکت کر رہی ہے اس کو یہ حق کس نے دیا ہے اب پچاس سال کے بعد ہم اس نظام سے محروم ہیں وہ تو جان کو یاد نہیں کسی صاحب کو یہ یاد نہیں یہ یاد آگئے کہ چونکہ پاکستان میں خواتین کی سینیٹیں خیال نہیں ہیں جی اور یہ وہ جماعت ہے جس نے قرارداد لائی ہے یہاں میں صاف کہہ دوں گا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ اس مکمل میں وزیر اعظم کے یا عورت

کی حکمرانی حرام ہے میں آج بھی کہتا ہوں اس بارے میں لیکن اس وقت اس کے ساتھ اکثریت ہے میں چیلنج کرتا ہوں اس بندے کو کہ وہ آئین میں ترمیم کرے کہ اس کے بعد ملک کا وزیر اعظم خاتون نہیں بن سکتی اگر وہ لاتے ہیں تو وہ بھی لائیں

جناب اسپیکر: شکر یہ جناب

مولوی امیر زمان سینئر وزیر: تو جناب والا ہمیں افادیت اور ضرورت کا کم از کم بتادیں جب ضرورت اور افادیت نہیں ہے تو پھر خواہ مخواہ کیوں ایسے مسائل کو چھیڑتے ہیں جب مرکزی حکومت کی طرف سے کمیٹی بھی موجود ہے تو اس کمیٹی کو پھٹک یہ معاملہ سپرد کریں۔ ہم کم از کم اس بنیاد پر اس قرارداد کے بر ملا مخالفت کرتے ہیں اور دوسرا میں تمام اتحادیوں سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ یہ قرارداد لانے سے پہلے آپ لوگوں نے ہمیں کیوں اعتماد میں نہیں لیا۔ جب باقی قراردادیں آپ لاتے ہیں تو پھر ہمیں اعتماد میں لیتے ہیں آج اس قرارداد کے متعلق آپ حضرات نے ہمیں کیوں اعتماد میں نہیں لیا؟ تو یہ میرا احتجاج اس اسمبلی کے فلور پر نوٹ ہو۔

جناب اسپیکر: مہربانی جی

مولوی امیر زمان سینئر وزیر: شکر یہ جی

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا جناب اسپیکر میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ

نے محترم میر جان محمد بھار خان صاحب کی قرارداد نمبر ۵۲ پر اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع دیا جناب والا یہاں اصل میں افسوس اس بات پہ ہوتا ہے کہ جب کوئی مسئلہ پیش ہوتا ہے اس کے جو بنیادی حقائق ہوتے ہیں ان کو یعنی اس طرح رکھ دیا جاتا ہے کہ اور ایک قسم کا انگریزی میں کہتے ہیں Public Consumption کا مسئلہ بنا لیتے ہیں اور وہ اصل جو موضوع ہے اس

کے انگریزی میں جو کہتے ہیں On Merit دیکھنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ یہ مجموعی طور پر ہمارے ملک کی سیاست کا مسئلہ بنا ہوا ہے مثلاً ایسے ہی یہ بھی محترم نے کہا مولانا صاحب نے کہ خواتین خاتون وزیراعظم کا مسئلہ یعنی مسلم لیگ والے بھی تھے اور آپ کے پارٹی والے بھی تھے انہوں نے کہا خاتون وزیراعظم جمعہ کی نماز میں اب یہ اس کو صحیح جگہ پر رکھنے کے لئے کہ کیا واقعی ایسا ہے اس پر سیاسی لوگوں کی بات یا اسمبلیوں کی بات میرٹ پر یہ تو کوئی چھوڑتا نہیں اب یہ یہاں بات آگئی کہ خاتون ذرا آپ دیکھیں اس کو خواتین کا مسئلہ یہاں کس نکتہ نظر سے پیش کیا جا رہا ہے یعنی کیوں آپ خواہ مخواہ اس کے مخالف ہو یا کوئی اور اس کے خواہ مخواہ اس کے حامی ہے بلکہ اس کو میرٹ پر دیکھنا چاہئے عرض یہ ہے کہ یہاں آپ دیکھئے خواتین اور پھر یہ الفاظ اس طرح کہ یہاں اس کا تو بن ہے خاتون کے لئے birth کا یہ اسمبلیوں میں یہ اسمبلی کی قرارداد ہے یہ کسی کی تجویز نہیں ہے کہ یہ فلاں مسئلہ ایسا ہے یعنی عورت کے ساتھ تو خصوصی یہ مسئلہ متعلق ہے اور مسئلہ متعلق نہیں ہے اس کو اس طرح جذباتی انداز میں رکھ لینا کہ خاتون کے یا ہمارے سوسائٹی میں خاتون کا رول اس کو بنیادی میرٹ سے ہٹا کر کچھ جذباتی الفاظ کو رو دے کر بلیک کے لئے ایسا رکھا جائے کہ اس کے بارے میں صحیح بات نہ ہو صحیح نتیجے پر ہم نے پہنچے عرض یہ ہے مسئلہ یہ ہے آپ کا سوال مجموعی طور پر کہ ضرورت افادیت کے ہمارے سوسائٹی گھر میں بھی آپ دیکھے اس کی تفصیلات میں نہیں جائینگے گھر کے خاتون گھر کے تمام ذمہ داریاں بھی پوری طرح اُتر میں یہ کہوں کہ اب بھی ہمارے سوسائٹی میں کسی نے یہ حق دیا ہے یا نہیں لیکن اسے پوری وہ اگر اپنی ذمہ داری کا حصہ ادا نہ کریں تو گھر جو ہے وہ چل نہیں سکتا یہ بنیادی چیز ہے اب جس طرح گھر کا مسئلہ ہے اسی طرح تمام سوسائٹی میں خاتون کا یعنی وہ آپ اور ہم ملی جانتے ہیں ہمارا مسئلہ ہے ہم کہتے ہیں گھر کا مسئلہ ہے ہیلتھ کا مسئلہ ہے تعلیم کا مسئلہ منگائی کا مسئلہ جس چیز کے لئے یہاں ہم بیٹھے ہوئے ہیں ان مسائل پر خاتون ان چیزوں میں ہم سے زیادہ حساس ہے بہت سی چیزیں وہ ہم سے زیادہ سمجھ سکتی ہے یعنی منگائی کا مسئلہ جس طرح آپ سمجھ سکتے ہیں اس کے مقابلے میں خاتون زیادہ سمجھ سکتی ہے بچوں کے تعلیم کا بچوں کے پرورش کا صحت کا یعنی خاتون جو ہے وہ خواتین ان

مسائل کو زیادہ سمجھتی ہے اب یہ جب وہ انسان کی حیثیت سے مرد اور خاتون ان کا ایک تعلق ہمارے تمام سوسائٹی میں ان مسائل کو زیادہ سمجھتی ہے اب یہ جب وہ انسان کی حیثیت سے مرد اور خاتون ان کا ایک تعلق ہمارے تمام سوسائٹی میں ان کے انسانی شرعی تعلقات ہر اداروں میں جہاں نمائندگی فیصلوں کے ہوتی ہے جب آپ فیصلے کرتے ہیں ہماری سوسائٹی ایسی ہے کہ جب ہم الیکشن کرتے ہیں ہمارے الیکشن کا نظام ایسا ہے کہ اس میں اب تک جو ماحول ہے اس میں جنرل سیٹ ہمارے آئین میں ہے کہ جنرل سیٹ پر خاتون اور مرد دونوں امیدوار ہو سکتے ہیں لیکن جو بامرئی سوسائٹی ہے اس میں کتنے امیدوار صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی اور سینٹ کے ہیں کتنے امیدوار لوکل کونسلر میں خواتین کو ہماری سوسائٹی میں ہم نے اجازت دی ہے ماحول ایسا بنا ہے یعنی کہ جنرلی نمائندگی کے حیثیت پاکستانی شہری حیثیت و برہنہ حیثیت امیدوار آئین میں ہے کہ ہر کوئی شخص امیدوار ہو سکتا ہے اس کے معنی ہے مرد اور عورت دونوں ہو سکتے ہیں لیکن عملاً کیا پوزیشن ہے پچاس سالہ پاکستان کی ہسٹری میں کتنے امیدوار خواتین ہوئیں وہ الیکشن جیتنا تو چھوڑیں ہماری سوسائٹی ایسی ہے جہاں ماحول اس طرح بن گیا ہے کہ اس میں ان کو موقع نہ ملتا کہ وہ نمائندگی کے لئے آئیں اور نمائندگی کر سکیں اور ہمارے جو مسائل ہے اسپر حیثیت خاتون خانہ حیثیت ایک شریک ایک انسان اس پر اپنی رائے زنی کر سکے اب مسئلہ یہ ہے اصل میں آپ کو علم ہے دنیا میں سیاسی طور پر آئینی طور پر ایک طریقہ ہے وہ یہ ہے کہ جہاں پسماندگی ہو وہ نمائندگی مختلف گروپس کا ہے ہمارے پاکستان میں اقلیتوں کا مسئلہ اس وقت آپ چھوڑ دیں وہ الیکشن میں علیحدہ سسٹم بنالیا ہے وہ ہے ہمارا ہے وہ مسئلہ اس وقت چھوڑ دیں لیکن دنیا میں طریقہ ہے مثلاً محنت کش ہیں مزدور ہیں ان کی نمائندگی نہیں ہو سکتی مزدور الیکشن کے امیدوار تک نہیں بن سکتے مقابلہ کیا کریں گے اب بھی یعنی جو ہماری اسمبلی ہے *with due respect* تمام معزز ممبران کے لیکن ہماری سوسائٹی کے اسی فیصد سے زیادہ جو محنت کش ہیں اس حوالے سے محنت کش امیدوار جو ہیں مقابلہ نہیں کر سکے تو اس کے لئے طریقہ یہ ہے کہ دوسرے لوگوں نے دوسرے ممالک میں یہ بتایا گیا ہے خصوصی نشستیں رکھتے ہیں یعنی محنت کشوں کے لئے آپ

خصوصی جنرل سیٹ پر بھی مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن ہمارے معاشرے کے حالات ایسے ہیں کہ محنت کش امیدوار نہیں بن سکتا مقابلہ نہیں کر سکتا لہذا ان کی نمائندگی نہیں ہوتی ہے اب بھی پاکستان کا بڑا مسئلہ ہے وہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی پارلیمنٹ میں بڑے فیوڈرل لارڈ، بیوروکریٹس، بڑے جرنیل ان کے نمائندے سینٹ جدھر سب اپر کلاس جتنے بھی پارلیمنٹ میں آتے ہیں اس لئے انصاف کا سسٹم یہاں نہیں ہو سکتا یعنی اس حوالے سے دنیا میں لوگوں نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ محنت کشوں کو خصوصی سیٹ دے دیں اس لئے یہاں بھی ہم یہ کہتے ہیں قرارداد جو جان جمالی صاحب لائے ہیں وہ یہ ہے کہ خواتین کو خصوصی طور پر چونکہ ہمارا ماحول ایسا ہے کہ ان کی نمائندگی نہ ہو سکتی وہ صحیح طور پر اسپیکروں میں نہیں آ سکتے لہذا ان کو خصوصی سیٹ دیئے جائیں تو یہ بات ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی ضرورت افادیت اور طریقہ کاریہ ہے کہ آپ ان کو خصوصی طور پر تحفظ دیں اس مسئلے کو ایسے شکل دینا جذباتی بنا کر کہ فلاں یہ جیسے کہ جمالی صاحب نے کہا اور ایسا ہی ہے ہمارے ووٹرز خواتین ہیں اور یہ بات بالکل صحیح ہے یہ نہیں کہ اس کو یہاں بنا کر کہنا جیسے جمالی صاحب نے کہا نہیں خواتین کا بالکل چار چار ووٹ لیتے ہیں اور میں اس لئے with re- spect مولانا صاحب کے پارٹی والے بھی ایسا نہیں ہے تو عرض یہ ہے کہ اس کو میرٹ پر لیں ہم ان کو قائل کرتے ہیں کہ واقعی خواتین کو خصوصی سیٹ الٹ ہو بلکہ اس میں اضافہ ہو

شکریہ

مولانا اللہ داد خیر خواہ وزیر: جناب اسپیکر جمعہ کا دن ہے نماز کا وقت قریب ہے اور لمبی بحث ہے میں بھی اس پر بات کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہوں اور ساتھ ہی یہ گزارش بھی کرتا ہوں کہ آج کے اس اجلاس کو جمعہ کی وجہ سے برخاست کر کے کل تک کے لئے ملتوی کیا جائے۔

جناب اسپیکر: لیڈر آف دی ہاؤس

قائد ایوان: جناب اسپیکر اگر روز اجازت دیتے ہیں تو ہم کوئی اعتراض نہیں ویسے آج پرائیوٹ ممبر ڈے اور کل اجلاس کا آخری دن ہے کل بھی میرے خیال میں گورنمنٹ سائیکل

دو قرارداد لو آر ہے ہیں روز آپ کو اجازت دیتا ہے تو کس کوئی اعتراض نہیں

جناب اسپیکر: خیر روز تو اجازت دیتے ہیں میں ہاؤس سے رائے لینا چاہتا ہوں اگر ہاؤس کی رائے میں معزز اراکین کی تو اس کو یہی چھوڑتے ہیں یا اس قرارداد کو نمٹا کر باقی کارروائی کو اگلے دن کے لئے رکھتے ہیں

مولانا اللہ داد خیر خواہ وزیر: عرض یہ ہے کہ ایک جگہ گیا اور ڈیڑھ بجے نماز ہوتی ہے وضو کے لئے تیاری ہوتی ہے اگر آپ کو نمٹائیں گے تو جمعہ کی نماز

جناب اسپیکر: دو صورتیں ہیں اگر ہاؤس کو دو گھنٹے کے لئے adjourn کر دیا جائے یا ڈیڑھ بجنے کے لئے پندرہ دوبارہ آپ لوگ تشریف لاسکتے ہیں اب اس کو دو گھنٹے کے لئے adjourn کر کے تین بجے ہاؤس کو دوبارہ بلو ادوں اگر ساتھیوں کی صلاح ہے ایوان کی صلاح ہے

میر جان محمد خان جمالی: اور چیزیں اپنی جگہ exective votter لیکن بلوچستان اسمبلی میں جمعہ کا دن ہی اگر آپ چھوڑ دیا کریں کیونکہ off day ہوتے ہیں اور نماز کا ٹائم بھی ہوتا ہے واحد اسمبلی ہے جس میں نمازی سب سے زیادہ ہیں

جناب اسپیکر: جان صاحب میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آخری روز ہے ہمارا اس اجلاس کا

میر جان محمد خان جمالی: دو سیشن کرادیں صبح و شام

جناب اسپیکر: مجھے تو کوئی اعتراض نہیں میں تو ہاؤس کو اس لئے گزارش کر رہا ہوں آج بھی بیٹھ سکتے شام تک بیٹھ سکتے ہیں رات تک بیٹھ سکتے ہیں یہ آپ حضرات کی مرضی پر ہے اگر ہاؤس کی معزز اراکین کی یہ خواہش ہے کہ آج کی کارروائی آج ہی نمٹائی جائے ہاؤس کو دو گھنٹے یا ڈھائی گھنٹے کے لئے ملتوی کیا جاسکتا ہے یا ہاؤس کی یہ رائے ہیں کہ نہیں وکل کے لئے رکھا جائے تو پھر کل دو نشستیں کرنی پڑیں گی

مولانا اللہ داد خیر خواہ: جناب اسپیکر ویسے پہلے بھی ہم اس جمعہ کی چھٹی کو ختم کرنے کے خلاف ہیں اور پھر خود ہی ہم یہ روایت قائم کریں کہ جمعہ کے دن ہی دوسرا سیشن لگائیں گے پھر یہ ایک غلط روایت ہوگی صبح کے لئے گورنمنٹ نے پابندی لگا دی کہ چھٹی نہیں اور پھر دوسرا ٹائم ہم اجلاس بلا کر خود یہ تاثر دیں کہ جمعہ کا سارا دن چھٹی سے مستثنیٰ ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ کل تک کے لئے اجلاس ملتوی کیا جائے اور یہ دوسرے ٹائم کی روایت نہ رکھی جائے

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: جناب اسپیکر کل پھر دو سیشن ہونگے لہذا پھر کل صبح کو

دس بجے رکھا جائے

جناب اسپیکر: بہتر ہے جس طرح ہاؤس کی رائے ہوئی اسمبلی کی کارروائی کل مورچہ ۹ مئی ۱۹۹۸ء روز ہفتہ صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

اسمبلی کا اجلاس دوپہر بارہ بج کر پچیس منٹ پر مورچہ ۹ مئی ۱۹۹۸ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔